صدق اور عدل اور شجاعت اور حیا / ہی انہین چارون سی دین کو ارا
اونسی راضی ہی خدای دوسرا ٭ / اور خوش ہین اون سی حضرت مصطفےٰ
توبہی جان دل سی ای آسد اداب / رہ فدا اونپر سدا ہر روز و شب
جو کوئی بد اعتقاد ان سی ہوا ٭٭ / ہی وہ مردودِ جنابِ کبریا

اس داستان مین تبرکا بیان حضرت پیر و مرشد برحق عارف نور مطلق شیخ المشایخ والاولیا حضرت مولانا و اولانا قطب زمان دوآب نور الاسلام حضرت خداوندم میانجیو نور محمد جھنجھانوی نوروی نور اللہ مرقدہ و روح اللہ روحہ الغریض قدس سرہ العزیز

نام سی مرشد کے ای آمداد آ / دی زبانِ دل کو اب کچھ ذا لقا
سرورِ عالم شہِ دنیا و دین / عاشق و معشوق ربّ العالمین
ماہیِ دریای توحیدِ خدا ٭ / مظہرِ حق مصدرِ سرِّ خفا ٭
واقفِ اسرارِ حق دانائے راز / بی نیاز عالم سی حق سی با نیاز
شاہِ دین سرخیلِ جملہ اولیا / تاج بخشِ اصفیا و اتقیا ٭
پیشوای شاہ شاہانِ جہان ٭ / مقتدای جان جانانِ جہان
رہنمای زبدہ اربابِ علم / رہبرِ ہر قدوہ اصحابِ علم
حامی دین متین خیر الامم / دافعِ بدعات و کین کفر و ظلم ٭
اخترِ چرخِ ہدا ماہِ عطا / بحرِ علم معرفت نجم الہدا

قبلۂ ارباب و اصحاب یقین
یعنی پیر اور مرشد اور مولا میرے
حضرت نور محمد اولیا
ہین وہ بیشک مظہر انوار حق
دیکھہ انکا جلوہ فرما اوس نور کا
ساری عالم پر ہی اوسکا پرتوا
جسکی سر پر خاص سایہ اوسکا ہو
خاص جلوہ کی چمک جسپر پڑے
چشم رحمت سی نظر جسپر کرے
پرتوہ اوس نور کا جسپر پڑا
پرتو انکا اوسکی کیا ہووی بیان
الی اونکی ذرونکی ذرہ مثال
کیونکہ ہین یہ سب کے سب خورشید جان
اسمین اوسمین فرق ہی بس بی شمار
روشنی سی اسکی ہو دنیا کا کار
دیکھہ لی ہی چشم دل کی کہول کر
چاہیی تجکو اگر وصل خدا

کعبۂ عباد زہاد و اہل دین
حضرت نور محمد نیک پی
پیر و مرشد ہین مری اور سبہا
سر سی پا تک مصدر انوار حق
جس سی ہی پر نور یہ دونو سرا
کونسی جا وہ نہین جلوہ نما
ملک غیبی کا ہوا سلطان وہ
چرخ غیبی کا ہوا ماہ جلی
قطرہ سی دریا ہوا وہ اہل مارستی
ہوگیا ذرہ سی خورشید ضیا
ہی ہر اک ونمین سی خورشید جہان
ہی یہ خورشید فلک بی قیل وقال
اور یہ ہی آفتاب آسمان
اس سی حاصل کار غیرا ور اوس سی یار
نور سی اونکی ہو حاصل وہی یار
ہر جگہ نور محمد جلوہ گر
سایۂ نور محمد مین تو آ

عکس ہے اوس نور کے تا ای پسر ۔ ردی جانان پر پڑے تیری نظر
الغرض جو راہ حق مطلوب ہے ۔ جا قدم لے دوڑ میری پیر کے
گرچہ یہان سی کرگئی ہین انتقال ۔ فیض باطن ہی دلی اونکا بحال
بلکہ سو چند اوس سی ہی نور و ضیا ۔ کیونکہ پردہ جسم کا بہی اوٹھ گیا
اب تو بیشک وہ سراسر نور ہے ۔ نور ہے سایہ سی بالکل دور ہے
سال تاریخ تولد اور وفات ۔ اونکی دونو مجہسی سن ای انکشافات
جب ہوا پیدا وہ نور معرفت ۔ شبلی دوران ادہم کی صفت
ہجرت نبوی کا ای فرخندہ فال ۔ بارہ سو تئیس تہا زیادہ ایک سال
بارہ سو اونسٹھ مین کرگئی انتقال ۔ ابن جہان سی جا ملے با ذو الجلال
جسکو ہووی شوق دیدار خدا ۔ اوسکی مرقد کی کری زیارت وہ جا
مولد و مرقد شریف اونکا پسر ۔ خلق مین روشن ہی چون شمس و قمر
گرنہ آوی تجہکو کوری سی نظر ۔ پوچہ لے مجہسی تو اب ای بیخبر
شہر جہنجہانہ ہی اک جای ہدا ۔ مسکن و ماوا ہی اوس جا آپ کا
مولد پاک آپکا ہی اور مزار ۔ اوس جگہ تو جان لی ای ہوشیار
متصل اوس شہر کے ای نیکنام ۔ ہی عجب دلچسپ درگاہ امام
سید محمود ہی نام شریف ۔ ہی مکان بس عجیب و بس لطیف
پاس اوس مرقد کی قبلہ رخ بنی ۔ ہی زیارت گاہ میرے پیر کی

اوس جگہہ ہی مرقد پاک جناب
اعتقاد دل سی جو جاوی وہان
دیکھتی ہی اوس سے مجکو ہی یقین
کرتی ہی زیارت مزار پاک کے
کیون نہ پہری ہی جابجا سر مارتا
جو نہو قدرت تجہی اوس نور تک
ہین بہت اونکی خلیفہ اور مرید
ہین مرید اور طالب اونکی بیشمار
لیک اونکا مرتبہ دیکھی ہی وہ ہی
اونکا رتبہ کب تجہی آوے نظر
الغرض گر تجکو اب منظور ہے
طالب صادق ہی جو تو ای میان
راہ حق تجکو اگر مطلوب ہے
ہین خلیفہ آپکی چند اک وہان
فیض اونکا عام ہی اک خلق پر
صحبت اونکی جان پارس سے افتا
ہی نگہ مین اسقدر اون سے کے اثر

سر جھکاتی ہین جہان شیخ و شباب
اوسپہ سب اسرار باطن ہو عیان
اوسکو ہو دیدار رب العالمین
ہو وہین ظاہر اوسپہ اسرار خفی
سایۂ نور محمد مین تو آ
اونکی خلفا کی تو جا دامن سی لگ
پا سکی ہی اونکو کب تو ای سعید
جنکی برکت ہی جہان مین آشکار
چشم بینا دل مصفا چاہیے جو
ہو رہا ہی تو تو بالکل بے بصر
دون پتا بعضون کا اونہین سی تجہے
دون بتا خانہ کا مین اونکی نشان
قصبہ تہانہ بہون کا راہ لے
نور سی جنکی ہی روشن سب جہان
چہوڑ گہر اور جلد لی جا اونکا در
جنکی ملنی سی ہو مس خالص طلا تو
سنگ ریزہ جسپہ ہی انکو رشک قمر

دیکھتے ہی اونکی دم مین ای اخی
سو برس کا بت پرست ہووی ولی

اسطرح کی چھوڑ کر مردان مرد
چہانتا پھرتا ہی کیون عالم مین گرد

ہین خلیفہ اون کی گرچہ بی شمار
لیکہ اونہین سی ہین دو عالی وقار

اونہین سی دو شخص ہین اہل خدا
ماہ برج معرفت شمس الضحی

نیر برج کرم ماہ عطا
گوہر درج نعم بحر سخا

صاحب ارشاد و تلقین و ہدا
عاشق حق نائب خیر الورا

عالم و زاہد ولی اہل مقام
متقی و پارسا ذی نیک نام

یعنی ہین حافظ محمد ضامن آپ
فیض کی طالب ہین جنسی خلق سب

دوسری شیخ محمد مولوی
علم و زہد اونکا ہی عالم پر جلی

بحر ہی مواج دونو علم کا
ظاہری و باطنی و با اہتدا

وصف اونکا ہوسکی کس سی ادا
بحر عرفان کی ہین دونو آشنا

مجمع البحرین ہین عرفان کی
جنسی باغ دو جہان سر سبز ہی

دیکھنی کو حق کی یہ آنکھین ہین دو
بی حجاب ہو دیکھہ ان سی یار کو

دیکھنی کو مصحف رخسار جان
چشمہ عینک ہین دونو ایکسان

ملک غیبی کی ہین دو شمس و قمر
نور سی دیکھہ اونکی روی سیمبر

شمع دو ہاتھون مین دیکہ ہین تری
راہ سیدھی انسی اب تو دیکھہ لی

اسپہ بھی پہر تو اگر اندھا رہی
قعر گمراہی ہین جا بیشک پڑی

مناجات بجناب باری تعالیٰ

انکی برکت سی مجھی بھی یا خدا ۔ اپنے کوچہ کا ذرا رستہ بتا

ساتھ کا ہیری ہر اک واصل ہوا ۔ کوئی فرقت مین رہا مین ہی پڑا

مین ہی تو اوس نور کا سایہ ہون ۔ دور مجکو ڈال کر مت کر تباہ

گرچہ نالائق ہون بدکار اور بُرا ۔ کفش بردار ہون مگر اوس نور کا

نیک ہون یا بد بھلا ہون یا بُرا ۔ تیرا کہلا کے کہان جاؤن خدا

مت اوٹھا دولت سی اس وہی کہین ۔ دوسرا اور مجکو اب ملتا نہین

اپنی رحمت سی بلا یا دور کر ۔ پہچہ نہ بھٹکا کبھی مین تیرا در

مجھسی ہین بندے تیری سب لے انتہا ۔ پر نہ مجکو تجھ سوا ہے دوسرا

دی کی عزت پھر مجھی مت کر تو خوار ۔ اور نکر ذلت گنہ سے شرمسار

مت مسلط مجھپہ کر شیطان و نفس ۔ ساتھ سی تیری ہو جو ہوا در بسر

تجھسے شرمندگی بس ہے مجھے ۔ پر نکر شرمندہ آگے اور کے

شامت اعمال سی اپنی اگر تو ۔ ایک مدت تک رہا مین دور تر

ہو گی قائل اپنی تقصیرات سے ۔ اب جو آیا ہون تو مجکو بخشدے

کیا کرون مین عذر تقصیرات کا ۔ تیری آگی عجز و زاری کے سوا

آہ و زاری سی اوٹھا دست دعا ۔ مانگتا ہون تجھسے تجکو ای خدا

تجھکو ہی تجھسی طلب کرتا ہون مین ۔ اور کی خواہش اب کرتا ہون نہین

نے گدائی نا جداری چاہتی
پر تیری کوچہ کی خواری چاہتی

کر مجھے یون اب می الفت سے مست
جس سی ہووین سب خیال غیر پست

دی مجھی اب ہوش یارب اسقدر
تجھپہ دیوانہ رہون آٹھون پہر

ذکر ہووی تو تیرا ہووی سدا
فکر ہووی تو تیرا ہووی سدا

غیر تیرے جو ہو دل سی دور ہو
تیرے الفت سی یہہ دل معمور ہو

فکر باطل دل سے میرے دور کر
مظہر انوار سے پر نور کر

دی تڑپ ایسی تو اپنی عشق کی
ایکدم آرام سے نے پاؤن کبھے

شغل ہووے درد و غم کی جام سی
ایکدن بیٹھون نہین آرام سے

درد و غم کر اسقدر یارب عطا
جو کہ دیکھی مجکو دی آنسو بہا

سینہ بریان چشم گریان جان بلب
عشق مین کھوون سدا رنج و تعب

کر عنایت بیخودی اب مجکو تو
ایکو کھو کر مین پاون آپ کو

درد الفت دے وہ اب دل کو مرے
درد میری کو دوا ہو ورد سے

تا کہ او درد مندان کر مجھے
جان بریان دل حیران کر مجھے

دی وہ گریہ کو مجبر شور ای غفور
جس سی ہر جا چشم طوفان کا تنور

تا کہ کر دون غرق او تا بین غیر کو
ماسوا دل سے جو کچھ ہو سو ہو

کر عطا ایسی طلب دل کو مرے
ماسوا جانان کی سب کو بہولکے

داغ دل ہی کر مجھے باغ و بہار
تا کہ آوی سیر کو وہ گلعذار

خانہ دل کو مری ویران کر ... گنج الفت اسمین بھر دی سربسر

زنگ غیر آئینہ دل سی دور کر ... تاکہ دیکھون اسمین روی ہمسفر

دام الفت مین پھنسا کر جابجا تر ... دو جہانکی قید سی آزاد کر

جام وحدت سی مجھی یون مست کر ... حرف غیریت کا ہو دل سی باہر

دوست سی کر پر سرا یون لحم پوست ... پوست سی باہر نہ نکلے غیر دوست

دی رہائی مجکو یارب آپ سی ... آپکو اپنی مین پاؤن ہی سبھی

کر جگہہ دلبر کی یون دل مین مری ... غیر کی اوسمین نہ گنجایش رہے

ہر رگ و پی مین سماوی مثل جان ... دور ہو حرف دوی از درمیان

ما و من کا مرض دل سی دور ہو ... توہی تو باقی رہی تن نور ہو

اسمین بیان ہی لطف و احسان کا حضرت مولانا ہادینا و مرشدنا قطب میان و آب نور الاسلام حضرت خداوندم مولوی نور محمد قدس سرہ کا کہ اوپر مجھ ناکارہ بیچارہ بدراہ روسیاہ امداد اللہ چشتی نوری عفی اللہ عنہ نانوتوی

جلوہ نور محمد نے اب آ ... دو جہان سی مجکو فارغ کر دیا

خود دکھا برق تجلی کا جلال ... خرمن ہستی مری دی آگ ڈال

دیکھکر اوس شعلہ رو کی بہار ... ہر بن مو سی مری نکلے شرار

اون شرارونکو اجازت دو لگر ... خاک کر دیگی ماسوا کی پھونککر

دیکھتی ہی لالہ رخ کی ہمنشین ... داغ دل سی ہو گیا باغ و چمن

پہنس گیا جو اوسکے دام زلف مین ۔ دونو عالم سے ہوا آزاد مین وہ
تہی شب معراج لی ون زلف تہی ۔ جو تجلی پای اوسمین نور کی
بحر عرفان لطف سی اوس نور کی ۔ موجزن آمداد کے سینہ مین ہی
ایک چشمہ ہی جو اوسکے کہول دین ۔ غرق اوسمین دونو عالم کو کرین
اک حباب اوس بحر کا ہی یہ سما ۔ ایک ذرہ دی یہ خور اوس نور کا
گرد کہاؤن اوسکا ذرہ شا ہوار ۔ دو جہان کو اوسپہ کرڈالون نثار
جو دکہاوون اوس تجلی کی چمک ۔ پہونکدی ناہی سی لیکر ماہ تک
یہ رہی نہ وہ رہی نہ مین نہ تو ۔ نہ تجلی نہ چمک جز ذات ہو
بل نہ حرف ہمہ اہی پہر جان تو ۔ ہو ہی ہو باقی رہی خود ہو ہی ہو
اسجگہ خاموش رہنا چاہیئے ۔ سر باطن مت زبانپر لائیے
رکہ قدم آمداد اسجا تہام تہام ۔ غور فہم عام پر کر والسلام
لطف احسان اوسکا لکہہ سکتا ہی کب ۔ سر قلم کا ہی قلم اس جا ادب
دیکہہ یہان مت ماردم آمداد ادب ۔ بندہ ہوکر حق سی کر حق کو طلب

ذوق شوق محبت الہی سے کئے بیان مین

ای خدای مالک ہر دو سرای ۔ درد فرقت سی میرا دل ہی بہرا
تیری دوری سی بہت بیتاب ہون ۔ ریگ پر چون ماہی بی آب ہون
بیقراری ہی بہت ای کبریا ۔ ڈہونڈہی تجہکو کہان جاؤن بتا

تو ہی بتلا آپ اپنی مجھکو راہ | جس سی پہونچون تجھہ تلک ای پادشاہ

بن بلای تیری ای شاہ جہان | تجھہ تلک مین پہنچ سکتا ہون کہان

واسطی اپنی ذرا صورت دکہا | تاکہ جی قید دوی سی چہوٹ جا

اس دوی نی کردیا دور اسقدر | آپ کی بہی اپنی نہین رکہتا خبر

بحر وحدت سی مجہی لاکر یہان | ڈالا یون کثرت مین ای جان جہان

دور کر مجہسی کثرت کی حجاب | جلوۂ وحدت دکہا مجکو شتاب

تاکہ قید ما و من سی چہوٹ کر | اصل سی اپنی کہین پاؤن خبر

پہیر اپنا اوسکو کرکے راہ بر | تجہہ تلک پہنچون کہین ای باخبر

وہ بہی تو اک وقت تہا ای کبریا | جز وجود پاک کی کوئی نہ تہا

بحر وحدت مین یہ جان تہی غوطہ زن | کچہہ دوی کا تہا نہ وہان رنج و محن

ملک مین ہستی کی ای امداد آ | گم کیا ہی آپ کو تو نے بہلا

قید ہستی مین پہنسا تو اسقدر | اصل کی اپنی نہین تجہکو خبر

عہد و پیمان جو کئی تہی تو نی وہان | کچہہ بہی اونسی یاد رکہتا ہی یہان

عہد و پیمان توڑ کر ای بی وفا | راہ سی بی راہ تو اب ہو گیا

جسلئے پیدا کیا تہا تجکو یار نی | وہ کیا ہرگز نہ تو نی اختیار

یہ بیان ہے مضمون کتاب نان و حلوای کا کہ تصنیف بہاء الدین آملی کی ہی

سن تو ای شکستہ پیمان قدیم | اور ای گم کردہ راہ مستقیم

بخوش جان سی سُن تو بلبل ہنی ا
ہی یہہ بلبل یار کے گلزار کے
آفرین ای بلبل بستان جان
آفرین ای بلبل بستان سے
قاصدا جلدی خبر مجکو سُنا
مجہے راضی بہی ہی وہ دلربا
یا ہمیشہ ہجر پر مسرور ہے
آفرین ای پیک فرخ فال من
آفرین ای بلبل خوشخوان تجہی
ہین نواتین کیا تری آتش بہرے
سوز دل سی میری با آہ وفغان
آفرین ای ہدہد شہر سبا
آفرین ای طوطے شکر شکن
کہہ تو پہر مجہہ سی ذرا حال صنم
بجز اسکے یار ونکی پہر دی کچہہ خبر
پہر سنا پہر خدا ای نامہ بر
ہی وُہ جان دو تو غم مین مبتلا

یا رکہا تونی یہہ کہتی ہی کیا
پوچہہ باتین اوسکے اوس دلدار کی
کہہ مری دلدار کی تو داستان
آفرین ای قاصد بستان حی
کہتا ہی عشق مین مر گیا دلربا
اور مائل ہنی ہی کچہہ سوی وفا
سچ بتا جو کچہہ وہی مسطوری
آفرین ای مایہ اقبال من
ماسوا سی کر دیا فارغ مجہے
آگ جس سی یون مری دل مین لگے
ہر بن مو سی نکلتا ہی دہوان
آفرین ای قاصدان جو لربا
تجہپہ ہو قربان میرا جان و تن
لیگیا تحقیق دلسی رنج و غم
تا کہ ہو وین سب دیوار و در
زمزم حیف و منا سے کچہہ خبر
تا کہ جو مین سنکے حال دلربا

مسکن و ماوے سی پہر میری ذرا — دی خبر پہر خدا پہر خدا

پہیر کہہ کچھ یار سے بے پرواہ بہی — کسلیے مجھہ سے وہ اب ناراض ہے

کیون خفا مجہسے ہوا وہ بی سبب — عہد و پیمان توڑ ہی کیون یکلخت سب

کہہ ذرا پہر خدا اک حرف تو — از زبان آن نگار تند خو

جس سی ہو تسکین کچھہ دل کو میرے — وہ بیان کر مجہہ سی ہون قربان ترے

ایکدن وہ تہا کہ ہم اور وہ صنم — مثل بوی گل تہی آپسمین بہم

ایکدن وہ تہا کہ ہمسی دل رُبا — گاہ خوش ہوتا تہا اور گاہی خفا

خوش وہ دوران تہا کہ گاہی از کرم — مار لی راہ وفا مین تہی قدم

خوش ما نہ تہا کہ اوس ہجرا مین — مجہپہ جو جو گذرا اوس آدا مین

پہرتا تہا صحرا بصحرا کو بکو — اپنی اوس دلبر کے کرتا جستجو

آخرش ایکشب بصد رنج و الم — مین کرولتا تہا گوشہ مین با دو چشم نم

سر بزانو غم سے اوسکے بیٹہہ کر — کہینچتا تہا دل سی آہ پر شرر

جان لیوے حسرت گفتار سے — دل بہرا اوسکے دیدار سے

وہ قیامت قامت پیمان شکن — آفت دوران بلای مرد و زن

فتنۂ ایام آشوب زمان — خانہ سوز صد چو من بی خانمان

دیکہتا کیا ہون کیا کہ وہ مہر منیر — خود بخود ہوتا ہی پیدا [illegible]

ناگہان در سی مری وہ بی حجاب — لب گزان ڈالی ہوی رخ سی نقاب

زلف مشکین دوش پر ڈالی ہوی   اور نگہ بہی کار عالم کا کئے
بی محابا پاس میرے آن کر   پوچہنی مجہسی لگا وہ با خبر
یہ کہ ای شیدا دل محزون میرے   دی بلاکش عاشق مفتون میرے
آتش فرقت مین تیری دلکا حال   کیا ہی کچہہ تو منہہ سی تو اپنی نکال
مین کہا اوس سی قسم اللہ کی   جان اب مجہہ مین نہ کچہہ طاقت رہے
بیٹہکر اک دم سر بالین پر   اوٹہہ گیا بی ساختہ وہ باخبر
ساتہہ اپنی لیگیا وہ خود پرست   عقل و دین میرا وہ سارا ایکلخت
تہی یہ اوس نے کہا ای خوش ادا   پہیر دیکہو نگا مین کب تجکو بتا
یہ لگا کہنی مجہی دیکہی گا تو   خواب مین اپنی پڑا دیکہی رات کو

یہ داستان بیچ بیان نالیفا وربدا عمالی و صرف کرنی عمر کی بیچ اون چیزکی کہ نفع ندی قیامت کو اور بیچ معنون اور غرض قوا نبی صلعم کی کہ سور المومنین شفا یعنی جہوٹا مومن کا شفا ہے

عمر گذری سارے قیل و قال مین   پہنس رہے غفلت سی آتش جنجال مین
ای ندیم اب بہر حق اوٹہہ تو سہی   کچہہ نہین طاقت ہی اب مجبور ہی
ای ندیم اب تشنگی پاسی دور کر   بجہہ سوختگی ہی وہ آتش جاوہ کر
دی مجہی اب وہ شراب مشعلہ زن   جس سی جلکر خاک ہو تن اور بدن
اور پلا جلدی سی وہ مجکو شراب   تا مجہہ حق ہو جس سی جلکر سب کباب

وہ شراب اب مجکو دیو ای حبیب
دے شراب ایسی مجھی اب جلد تر
جسطرف دیکھون اوٹھاکر کے نظر
وہ پلا مجھہ کو تو اب بہر خدا
اور می خمر الجنات سے لاو تم
اوٹھہ تو حجاب کر خدا بہر خدا
خوف مت کر ابتدا ہی صاحب شعور
تنگ ہے افسوس وقت عمر اب
آہ صد افسوس یہہ عمر عزیز
رسم غم اوٹھہ دور کر مجھسے اخی
علم رسمی سا فقط قیل و قال ہے
دل کو کرتا ہی یہہ مردی سہی ہنر
طبع کو افسردگی بخشے مدام
علم کان بر تن زنی مارے بود
خیج تو علم گر تن پر کیا
علم سے کر لے صفائی دل کی یار
علم حق ہی جان علم عاشقی

راہ پر ہو جو کہ در راہ حبیب
مست ہون پینی سے جسکی اسقدر
کچھہ نہ آوی غیر دلبر کے نظر
تاکہ فارغ ہون ز قید ما سوا
چھوڑ بیٹا لونکو لگا دو منہ سے خم
کرتا ہی تسبیح اوسکی دل میرا
کیونکہ ہی اللہ تو رب غفور
حیف ہی صد حیف کھوئی عمر سب
کھوئی اپنی ہاتھہ سے ہو بی تمیز
عمر علم رسم مین گذری مرے
اوس سے کچھہ حاصل نہ حظ اور خیال ہے
کچھہ نہین حاصل ہی اس سے جز خطر
مولوی بارز نے کہی یہہ کلام
علم کان بر دل زنی یارے بود
ہو گیا حق مین وہ تب اژدہا
ہی وہی پھر تیرا یار وغمگسار
ما بقی ہی مکر ابلیس شقی

عاشقی کا علم حق ہی اور درست
اور سوا اسکی ہین سارے علم سست

جسکے دل مین ہو نہ الفت یار کی
ہی بلاشک وہ تو قابل نار کی

ہو نہ جسکے دلمین محبت کا اثر
ہی خدا کی مار او سپر ہی بشر

جسکے دل مین ہو نہ مہر گلرخان
کہنہ انبان ہی وہ بیرانہ استخوان

راز باطن اس سی کب تجھپر ہو باز
گو ترے شاگرد ہوں سو فخر ساز

علم رسمی گو تو کیسا ہی پڑہے
راز باطن اس سی کب ہی تجھپر کھلے

جو کوئی قربان ہووے یار پر
اوسکا لایق ہی جدا ہو تن سی سر

جو ہووے عشقبازی ماہ رو
نام اوسکا لوح انسانی سی دہو

جسکے ہو نہ دل مین مہر یار
اوسپہ لایق ہی کہ ہو پالانکا بار

الغرض اس علم رسمی مین اخی
کہو چکا تو عمر اپنی کام سے

علم دین ہی فقہ تفسیر و حدیث
جو سوا اسکی پڑہی ہو وہ خبیث

عمر ہی تیرے کوئی پوچھی اگر
سات دن باقی ہین اسمین شک نکر

سن تو اسہفتہ مین ای مرد خدا
اب پڑہیگا علم بتلا کون سا

فلسفہ یا نحو یا طب یا نجوم
ہندسہ یا رمل یا آعداد سوم

یہہ علوم اور یہہ خیالات جنون
فضلۂ شیطان ہی یہ سنگ پر

جو ہو دل خالی ز عشق دلبران
سنگ استنجا شیطان اوسکو جان

الکو علم عشق ہی خالی اگر
رکہتا ہی ای بی حیا تک غور کر

سنگ استنجا شیطان ہی وہ دل ۔ دل نہین یہہ ہی سرشت آب و گل

حیف ہے رکہتا ہی جو تو ای دخل ۔ سنگ استنجا ہی دیو اندر بغل

یوح دل ہی فضلہ شیطان ہو ۔ ای مدرس درس عشق ہم بگو

چند خوانی حکمت یونانیان ۔ حکمت ایمانیان را ہم بخوان

پڑہ چکا تو حکمت یونانیان ۔ حکمت ایمانیونکو ہی تو جان

علم معقولات ہی بنیاد ہے ۔ مغز کو خالی کرے کا تا سکے

بحث نحو کو صرف مین کی عمر صرف ۔ ابتو فصل عشق ہی پڑہ ایکدو حرف

دل کو روشن کر با نوار علے ۔ کیون بنا ہے کاسہ لیس بو علے

فخر رازی اور ارسطو بو علے ۔ ہین یہہ باطل اور انکی علم بہی

انکو جو پڑہتا ہی تو ای زشت خو ۔ مثل کافر ونکو نکا جہوٹا کہا ہی تو

سرور عالم شہ ہر دو سرا ۔ کہتا ہین مومن کی جہوٹہ نکو شفا

سو راسطا لیس سو بو علے ۔ کب تہا حضرت نی فرمایا اجی

مومنو کی جہوٹہ مین ہو ہی شفا ۔ کافرونکا جہوٹا ہی زہر اور بلا

کہاتا ہی زہر اگر تو نی ذرا ۔ جا کی کہا تریاق تا ہووے شفا

سینہ اپنا جاکے تو ہمہ چاک کر ۔ دل کو اس الودگی سی پاک کر

کبتلک افسوس ناز ہی بیٹہا یہ ۔ شرم کر حق اور نہی ہی ابتو بار ہ

کب تاک یہہ بیہودگی سے گفتگو ۔ لوگ کہتا اب تبا ہی زشت خو

کب تلک بیہودگی کی گفت و گو
کب تلک اس فکر باطل مین تو بہلا
فکر کر اوسکا جو تیرا یار ہو
سن دت و نی سی وہ کل مرد عرب
گوش جان سی سن ذرا ای نیک خو
تہا عرب مین ایک مرد خوش ادا
ایکدن فرحت سی وہ بے رنج و غم
اور کہتا تہا یہہ خوش الحان سے
ہو وہی تم قوم ای مردان کار
کچھ کیا حاصل نہ تمنی زینہار
جو کہ کرنا تہا کیا تمنے نہ کام
حق حق دبق بق مین یہہ عمر عزیز
پر کبھی تمنے نہ ذکر اوسکا کیا
ذکر مین اور فکر مین غیرونکی آہ
چہوڑکر کے تمنے کوچہ یار کا
ہی تہا ذکر در غیر الحبیب
... دلسی ہوا وسے ای نیکذات

تو کریگا اب بتا اے زشت خو
تو رہیگا مبتلا اے بے حیا
درد و غم کا تیرے حامی کار ہو
کہتا تہا کیا خوب از روی طرب
قول اک مرد عرب کا مجھہ سی بتہ
شوق سی رکہتا تہا وہ کچھہ ذائقا
دائرہ اور نے بجاتا تہا بہم
یعنے اس مضمون کو جی جان سے
ہر دم مین یہ کہ کی یون لیل و نہار
جز خیال اور وسوسہ کے نابکار
عمر باقی مین کری ناحق تمام
تونے کہوی رایگان ای بی تمیز
جسنے یہہ تمکو دیا دہن فند کا
جان اور تن کو کیا ناحق تباہ
لی لیا ہی تمرہ رستہ نار کا
کچھ نہین عقبی مین ایسا تجکو نصیب
علم جو دیوے نہ عقبی مین نجات

ساقیا یک جرعہ از جام قدم — دے تو اب امداد کو بہر کرم

تا کرے عشق پردہ پندار کو — یار کی آنکہون سی دیکہے یار کو

یہہ داستان بیچ قطع علائق اور گوشہ نشین ہونی خلائق سے

جس کو دے توفیق رب العالمین — ہو وہ قیل و قال سے عزلت نشین

تجکو خلوت مین ہی عزت ای فتا — اختلاط خلق سی دشمن ہی کیا

جو ملی گوشہ عزلت بہر ملا — خلق کی ملنی سے پہر حاصل ہی کیا

دامن عزلت ہی پامت کر بدر — کیون پہری ہی چون گدایان در بدر

گوشۂ خلوت مین تو بیٹہا اگر — پہر قدم ہرگز کبہی باہر نہ دہر

جو تو دیو نفس سی پاوے امان — جا پری کی طرح سی ہو جا نہان

جسطرح پریان جو رہتی ہین چہپی — دیو کے ہاتہون سی رہتی ہین بچی

اسطرح جب رہو تو خلق سے دو — نفس و شیطان کے ہاتہون سی بچی

کب حقیقت سی کہلیگا تجہ پہ در — تو مجازی سی نہ نکلیگا اگر

ہو وی کب حاصل تجہے راہ خدا — جب تلک چہوڑی نہ دنیا کا مزا

جو تو چاہی عزت دنیا و دین — خلوت از مردم دنیا گزین

جسنی پایا کچہہ بہی خلوت کا مزا — ہو گیا وہ دو جہان کا پیشوا

جو ہوی پوشیدہ سب سے لیل قدر — ہو گئی وہ رشک صد خورشید و بدر

چہپ رہا ہی جو شب قدر ای فتا — اسی لیی مقبول ہی پیش خدا

ہی نہان جو اسم اعظم اس لیتی ساری ناموںکا وہی مرد ار ہی
ہو تو گر عالم سے پنہان ای بے لیل قدر اور اسم اعظم ہی تو ہے
بیٹھہ جا گوشہ نشین ای فرزانہ مرد اور جمیع ماسوا اللہ سی ہو فرد
گنج مقصد ہی یہہ خلوت ای پسر لیکہ علم اور زہد ہو وین جمع گر
علم بن بہتا بیٹھہ گوشہ مین فتا اسمین ذلت ہی تجھی بی انتہا
اور بُرا ہی علم ہی بی زہد کے تو سمجہ اسکو ذرا ای نیک پے
اسپہ یاد آیا مجھے قصہ لطیف غور سی سن اوسکو ای مرد شریف

حکایت ایک عابد جاہل کی کہ غار مین رہتا تھا اور جوان دنیادار کی

تہا کسی جا ایک مرد خوشخصال عالم و فاضل و لی صاحب کمال
عابد و زاہد سخی اہل کرم متقی و پارسا و محتشم
رکہتا تہا گہر مین وہ اپنی اک پسر صورت ظاہر مین مانند قمر
گرچہ ظاہر مین تہا از بس خوبرو لیک باطن مین تہا بد اور زشت خو
ناخلف تہا جد سی زیادہ وہ پسر سچ تہا اسبابستی اوس کا سخن پر
الفت پدری سی پیر اپنی نیک پے علم کی تعلیم کرتا تہا اوسے
اپنی کم بختی سے لیکن وہ پسر بہاگتا تہا پڑہنی سی ایدہر اودہر
کرتا تہا صحبت بد ونکی اختیار نیک باتو نسی اوسی آتی تہی عار

کہتا تہا حسابت کو اوسکا پدر ٭ کرتا تہا برعکس اوسکی وہ پسر

آخرش اکروز تنگ ہوکر کہا ٭ باپ نے اوسکی کہ سن اے بے حیا

جو کہ تجکو لکہنا اور پڑہنا ہین ٭ دور ہوجا پاس سے میرے کہین

مین نہین دیکہا ہے تجہسا ناخلف ٭ گاوخر ہی تجہہ سے رکہتی ہین شرف

ایسے نالایق سے کیا امید ہے ٭ دین و دنیا مین نہ کام آوے میرے

دور ہوگہ سے نکل اے بے حیا ٭ نوکری کر جا کہین اور کہا کما

بیحیائی سے یہہ بولا وہ پسر ٭ ہے خوشی میری یہی یونہی اے پدر

عرض کی اوسنے کہ حضرت خوب ہے ٭ جلد مجکو آج رخصت کیجیے

ایک گہوڑا خوب سا لیدیجیے ٭ اور خرچ راہ کچہہ دیدیجیے

تا کہ جیتا مین کہین نوکر ہون ٭ قوت بسری اوس سے مین اپنی کرون

سنکے اوسکے باپ نے پہر جلد تر ٭ کر دیا تیار اسباب سفر

ایک گہوڑا جو کہا تہا لے دیا ٭ اور خرچ راہ بہی کچہہ دیدیا

اور کپڑوںکی کئی جوڑے بنا ٭ ساتہہ اوسکی کر دیے اور یون کہا

جا ترا حافظ خدا اے بدگہر ٭ پہر قدم ہرگز نہ تو رکہیو ادہر

ہوکے رخصت باپ سے راہی ہوا ٭ پہر نہ مونہہ اوسطرف کو اوسنے کیا

شہر شہر و دربدر پہرنے لگا ٭ نوکری کی جستجو کرنے لگا

رفتہ رفتہ آخرش وہ نوجوان ٭ اک شہر کی بیچ پہونچا ناگہان

کہتے ہیں اوس شہر میں تہا اک امیر
اوس امیر نیک کی ہی خوش ادا
دی تہا عرضی نوکری کی اوسکی جو
غرض اپنی کی جو مین جا کر کہا
ایکمدت تک سوار وہین رہا
بہر جو کی قسمت لی اوسکی یاوری
چند روز مین ہوا وہ نوجوان
عیش اور عشرت مین وہ رہنی لگا
ایکمدت تک رہا بس رتبہ پر
اوس نے پہر کی جو گہر ہی ہی نکنام
کی قضائی جو تغیر نوع دگر
لی نہ لشکر وہ فوج و سپاہ
نہ قلعہ محل نہ وہ بارگاہ
بیگیا ایسا کہ تہا پہلی وہ مرد
تا تہی نقد جیب کے وہ بینوا
پہرتا تہا صحرا بصحرا دربدر
پہرتی پہرتی اعزحق با سوز و درد

صاحب حشمت امیر کی تطہیر
نوکر ایکا تہا قلم انجام ہی سدا
اوسکو نوکر اپنا کرلیتا تہا وہ
نام اسکا جہت سوار وہین لکہا
ہوتے ہوتے جمعدار پہر بڑہنی لگا
فوج سپاہی کا ہوا افسر ہی
صاحب حشمت امیر کا مہران
بیغم و بی رنج بی محنت سدا
جیتا تک جاہا خدا نے وہ بشر
عیش و عشرت کی ہوئی بدت تمام
دکہی دم مین ہو گیا زیر و زبر
نہ وہ دولت نہ وہ حشمت نہ وہ جاہ
دم کی دم مین ہو گیا بالکل تباہ
مفلس و مسکین پہر با سوز و درد
ٹہوکرین کہاتا پہری تہا جابجا
فقر و فاقہ ہی ولی خستہ جگر
اک شہر کی بیچ جا نکلا وہ مرد

دن کو تو اوس شہر مین پہرتا رہا | رات کو جا ایک مسجد مین پڑا
نا مسافر جا نکرا اوس شخص کو | دی کہانا کہانا کوی مرد نکو
الغرض کی رات مسجد مین بسر | ہوگئی اتنی مین صبح جلوہ گر
صبح ہوتی ہی وہ مرد بینوا | باہر آ مسجد کے در پر ہو کہڑا
سوچنے دل مین لگا اپنی جوات | یا الٰہی اب بتا جاؤن کہان
تہا اسی حالت مین وہ مرد گدا | دیکہتا کیا ہی کہ اک خلق خدا
پہن کر پوشاک اور گہر سی نکل | جاتی ہی جنگل کو دوڑی بی خلل
ایک اپنی گہر سی ہر اک مرد و زن | جاتی صحرا روان ہی بی محن
اس حیران کی دل مین یہہ آیا خیال | دیکہہ تو تو بہی ذرا چلکر کی حال
ہو رہا ہی آج صحرا مین یہہ کیا | بی محابا جو ہر یک جاتا ہی چلا
سنکہہ کی یہہ اودا اوس شہر کی مرد خدا | منا تہہ اون لوگونکی آخر ہوگیا
مختصر یہہ وہ اوس شہر کی اک کوہ تہا | اوسمین ایک درویش رہتا تہا سدا
غار کی اندر ہی اندر دم گدا | رات دن کرتا عبادت کو ادا
حق تعالی اوسکو قدرت سی مدام | بہیجدیتا تہا اوسی جا پر طعام
اصلی اوس غار سی باہر کبھی | وہ فقیر ہرگز نہ نکلے تہا کبہی
لیک بعد اک سال کی معمول تہا | تہا یہی باہر نکل کر بیٹہتا
تہا مین اکدن ہر سال مین | باہر اوسدن آتا تہا ہر حال مین

کوہ کی چوٹی پر آ کر بیٹھتا
خلق آتی اوسکے دیکھنے کے واسطے
شہر و بستی آئی تہی خلق بے عدد
تہا وہ دن عالم مین گویا روز عید
اور کچھ خیرات بہی کرتے تہی وہان
الغرض اوسدن اوسی معمول پر
یہہ جوان بہی تہا وہین حیران کہڑا
اتنے مین اک شور خلقت سی اوٹہا
دیکھ کر درویش کو اوس کوہ پر
اور طلب کرتی تہے اوس روبرو سے
اپنی اپنی مدعا کے واسطے
اور وہ درویش بہی با التجا
الغرض اوسدن صبح سی تا بشام
شام کی ہوتی ہی وہ پنہان ہوا
خلق ساری اپنی اپنی گہر گئے
سوچتی جی مین لگا اپنی جوان
آدمی ہر ایک اپنی گہر گیا

آپ کو دکہلاتا سبکو دیکہتا
جمع ہوتی تہی تلی اوس کوہ کے
اوسکی زیارت کی لیی اوسدن سدا
وا لگا جاتا تہا ہر اک سعید
لایق اپنی ہر کبیر و ہر جوان
خلق جمع ہوتی تہی بیشتر
دیکہنی ہوتا ہی بیان کیا ماجرا
ای حضرت سامنی دیکہو ذرا
دور ہی کرتا تہا زیارت ہر بشر
بس وہان ہی خیر سب چہوٹی بڑے
لوگ اوس سے تہی دعا کرواتے
اونکی حق مین مانگتا حق سی دعا
تہا رہا اوس کوہ کی گرد ازدحام
اوٹہہ وہ پانسی غار کی اندر گیا
رہ گیا دکان وہ جوان اپنے
مین بہا ایدل بتا جاون کہان
تو کرانکا ستمر مین یار کر کی کیا

کہ بسر جیون تون یہان ہین انکو
لیکے یہہ اور ہاتہہ رکہکر زیر سر
جب گئی تہوڑی سے رات اوسکی نیند
کہوان پڑا تہا یہان ای بی عقل
گر تجہی کچہہ عقل ہے ای ہوشیار
صحبت درویش سے مسرور رہ
حب درویشان کلید جنت ست
دوست درویشونکا ہووی جبتے
چلکے اوس درویش کی خدمتمین اب
واسطے دنیا کی کیون ای بیخبر
کیا ہی حاصل رنج لیجانا تجہے
آخرت کی کار سے غافل نہو
دلمین پختہ کرکے یہہ خیال
اعتقاد دل سے وہ ای نیک پے
دیکہکر درویش بولا ای جوان
خواہش کی اسنے کہ ای پیر ہدا
در مجکو چاہتا ہی کچہہ نہین

صبح کو پہر دیکہتے جو ہوبہو ہو
پہر رہا جنگل مین تنہا خاک پر
دلمین اوسکے یہہ خیال آیا وہین
اوٹہہ کی اوس درویش کی خدمتمین
کر تو درویشونکی صحبت اختیار
اور ساری خلق سے بنی دور رہ
دشمن ایشان نمازی لعنت آ
دشمن اونکا ہی بلاشک دوزخی
سیکہہ کچہہ راہ خدا ای بی ادب
ہوکر بن کہاتا پہرتی ہی دربدر
آخر اکدن یار مرجانا تجہے
دولت دنیا پہ تو مائل نہو
غار کی جانب چلا گہوڑی کی چال
جاکی قدمونپر گرا درویش کے
کہا تیرا مطلب کہ مجسے بیان
ہی مجہی مطلوب اب راہ خدا
راہ حق بتلا کی میری تہبت

یہہ کہا درویش نے ای نوجوان
گر ہی منظور ہی تو نہ بیان

سیر خدمت مین رہا کر تو سدا
تا تیرا مقصود بر لاوی خدا

بی کئی خدمت کوئی پاتا نہین
خدمتی محروم اب جاتا نہین

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
ہر کہ خود را دید او محروم شد

سبب خدمت کی ہوا مخدوم وہ
کی خودی جسنی ہوا محروم وہ

جو تجہی خدمت پسند ای تیری
ایکدم مین تجکو کردونگا ولی

جہل سے اپنی وہ درویش غبی
آپ کو سمجہے تہا عالم اور ولی

جہل سی بدتر نہین ہی کوئی شی
جہل کفر و شرک کی بنیاد ہے

جہل سی ہو دلمین نخوت اور غرور
رہتا ہی جاہل سدا رحمت سے دور

جہل تن مین اک بلا ہی جان کی
آدمی جاہل نہی کچہہ انسان ہی

ہو سکی جتنا تو رہ جاہل سے دور
جاہلو پر ہو غضب حق کا ضرور

تو بہی اپنی آپ اد گر ہی ہوشیار
صحبت جاہل نہ کیجو اختیار

ترک مانند تو جاہل سی بہاگ
جاہلون کی ہو ہی صحبت مثل آگ

مونا ایج جاہل سی اکثر کام ...
آخرت مین اونکا ہوا انجام بد

جبکہ نعمت ہی خانہ خوار ہی
عاقبت اونکا یہہ کانا نار ہے

جہل سی ای کدا ... آہ آہ
عمر کو ناحق کیا یارو تباہ

جہل کا اوسکی کرو مین کیا بیان
تہا مارا ہی ہر اک پیر و جوان

الغرض پہر وہ جوان باصد خوشی
پاس اوس درویش کے رہنے لگا
جو کہ فرماتا تہا پیر اوسکے تئین
ایکدم شب بہی نہی اوسکو گذر
ایکدن درویش نی اوسکو اٹہی
ہر طرحکی گفتگو کرنے لگا
اس جوان نی عرض کی یا پیر کو
ہو جو گستاخی مری اسدم معاف
یہہ کہا درویش نے ای نوجوان
عرض کی اتنی کہ یہہ جو آپ کی
اسکو تم وقت وضو اور غسل کی
دوسری یہہ تا کہین یہی جو ہی
دو نوں باتوں کا سبب مجہکو دیجئی جواب
یہہ کہا درویش نی ای یار غار
یہہ کیا تہا عہد مین نی اوسکہڑی سی
مین ونکا تن کی نجس کا رہ
اس سبب سی رات دن مین بہرا

تہا اگر خاجت مین اوس درویش کی
اوسکی کہی پر عمل کرنے لگا
پاک دل سی جست وہ کرتا تہا او دن
پاس اوس درویش کی وہ بہر [illegible]
سامنی اپنی بٹہایا با خوشی
اوسی جوان سی وہ فقیر بینوا
عرض کی اوسنی کہ ای فرخندہ خو
عرض مجہ سی تم کرو تم کہا صفات
جو تیرا دل چاہی کر مجہسی بیان
آنکہ پہہ پہی معلوم کی کہنا لگے
دور کرنی یا نہین ہوا کہہ سی
اسکی رکہنی کا سبب تہا سی
تا کہ ہو معلوم وف دل کا [illegible]
جبکہ کی پہی [illegible] اقتاب
جبتلک تہا [illegible] جسم [illegible]
گلو وہ کیسا ہی [illegible] اور نوار
پیر [illegible] نقش کرتا ہوں [illegible] شہدا

تاکہ کہا ہی کان مجھے سب
یون کہا اک روز مجھسے نفس نے
بنی بنی عطر کے لی ای پسر
تاکہ آوی نفس قابو مین تمام
اور مین تو دوسرا مجھسے بیاب
بند مینی انکھہ کو یون کر لیا
کیونکہ دوسے دیکھتے ہین جسقدر
اسلی کافی ہی مجکو ایک ہر
بند کی ہے انکھہ مینی اسقدر
اسقدر لکھا جاتی موم کے
سنکے یہہ باتین جوان لی یون کہا
عالم و فاضل ہے ہر سید اور
غسل کرنی جنابت کی کبھی
اوس جنابت سے نہو گا پاک وہ
کیونکہ دہونا فرض ایگا جسم سب
اور تیرا عضو سارا ای عزیز
یعنی تیری انکھہ ساری دیکھہ لے

نفس نے اکبار کی خوشبو طلب
عطر مجموعہ کا مجکو چاہئے
تو کہی ہی تا کہ ین واسدان سی دہر
ایسے ایسے کرتا ہون کام
انکھہ کی ایک بند کر دیا سب
حق کی نعمت مین نہ ہوا اسراف تا
ایک سی ہی اوتنا آتا ہی نظر
گرچہ مینی بند کرے دوسری
لگ گئے ہرگز نہ پہر سمجھ پہر
حشر تک ہرگز نہ اوترے گی کبھی
گرچہ مین جاہل ای مرد خدا
اوسمین اکثر سنی ہی بہ خبر
خشک رہ جاوی اگر اک بال بھی
تو کرے سو بار تن کو شست شو
گر رہا کچھہ خشک اک ہوتا ہی کب
خشک رہتا ہی پیدا کرلے تمیز
خشک ہی ہی یہہ سمجھی موم کے

دوہری یہہ ناک مین تیری اڑی ۔ ایک تہی گو کی جو حد سی سڑ گئی
کسطرح تیری نماز ہووی درست ۔ جبتلک غسل و وضو ہووے نہ چست
اسکی اوپر آپ کو اب ای فقیر ۔ کہتا ہی تو صاف پاک اور بی نظیر
ایسے علمو نسی خدا دیوی پناہ ۔ دین و دنیا جو کرے دونو تباہ
اسطرحکی زہد و تقوے سی تیری ۔ یہہ ترا خادم بہت حیران ہے
سُنکے یہہ باتین جوانسی وہ گدا ۔ دل مین کر انصاف اور چپ ہگیا
زانو و مین رکہہ کی سر اپنا فقیر ۔ ماری خفت کی ہوا ایسا حقیر
شکر کے آگی ہو جون روباہ پیر ۔ اوس جوانکی سامنی اوسدم فقیر
ایک عرصہ تک تامل مین رہا ۔ پہر کہا اپنی دل سی اوسنی یون کہا
کرکے ترک انصاف ای دل اب ذرا ۔ اس جوانکو اپنا تو مرشد بنا
اوٹہہ یہانسی کرکے توبہ جلد تر ۔ اس جنابت کو بدن سی دور کر
غسل کامل اور وضو کو جستا کر ۔ باندہ پہر حق کی عبادت کا کمر
الغرض نہا دہو کی اوٹہکر با نیاز ۔ کی ادا اوسوقت جو اوسنی نماز
وہ مزا اور حظ اوسی حاصل ہوا ۔ جسکا کچہہ ہوتا نہین ہی انتہا
وہ تجلی اوسگہڑی حاصل ہوئی ۔ ہہلی اسی جو نہ کبہی تہی کبہی
ہو کی نادم پہلے باتون سی بلا ۔ اوس جوانکو ہاتہہ اپنی یون کہا
علم دین جا کرکے پڑہ شہر سے ۔ پہر سکہا یا کر یہان آکر مجہے



شرم آتی ہی ہاں بڑا لی سی مجھے
اوس جوان کی ختی ہی جب بڑہلا
سیکھنے سی علم کے اہی بیشتر وہ
ہوگیا درویش پھر تو لی للل
ہوگئی جب علم اور زہد ایک جا
ہوئے علم اور زہد آپسمین بہم
علم ہی جوہر تو دکہلاوی تجہے
زہد وہ ہی جو اوٹہا دی بیخ سے
جو جو ہی دلمین سوا حق کی بہرا
بہ نہ ہو نا [illegible] تیری باہر کرے
درسے ہین جتنی وہ مردان خدا
العلما ہی اونکی شان مین
یعنی جیسے سب ہیت ورثی ہین وہ
حضرت سرکو نشان علم جان
دلکو علم خوب سی اباد کر
گفتگو فرمائی ہین بیہ حضرت نبی
بکک [illegible] کا بلکہ برملا

اسانی پیرسی کو کہتا ہون سچے
جو کہا تہا [illegible] وہ ہی کیا
ہوگیا درویش راہ راست پر
عالم وزاہد ولی بیدل
ہوئے مقبول درگاہ خدا
رکھ سکے کیا مین خزلت کی قدم
دہو وے زنگ گمرہی لیے تیرے
ماسوا [illegible] دلمین جو ہی تیرے
نہ وہ شی ہی کر سی سکو فنا
اور دلمین جرات وور نکا ہر کرے
عالم حق جنکو کیا حق نے عطا
بولتا حق دیکھ لے قرآن مین
عالم عامل ہین جو بندہ تیرے
انما یخشی قرآن مین پڑہ جوان
چاہ چاہیئے تو علیم یاد کر
جانتا ہو نہین جو تم جانو کہے
رونق روی تم نے دونا لیا

ساقیا وہ جام اب مجکو پلا ۔ ٹکڑے ٹکڑے جس سے ہو سینہ میرا
درد و غم سے کر کے پُر اک جام لا ۔ جلد دے آداد کی مُنہ سی لگا
تاکہ درد یار جا دل مین سما ۔ درد سے ہو درد اسکی کی دوا
علم کان بہر کاخ و باغ بود ۔ ہمچو مر دزد را چراغ بود

اس ابیات مین مذمت ان علما کی ہی جنکو بہشت مستار کہتے ہین امرا کی دور روزے مین

فقر سے ہو علم کو زیب اے پسر ۔ نے ز باغ و راغ اسپ گاو خر
فقر فخری کہتی ہین حضرت نبی ۔ فقر سے ہو زیب و زینت علم کی
علم کی عزت بلاشک فقر سے ۔ فقر و فاقہ عالمونکا فخر ہی
فقر و فاقہ سے ہی عزت علم کی ۔ حشمت دنیا ہی ذلت علم کی
فقر و فاقہ عالمونکا تاج ہی ۔ مومنونکا فقر معراج ہی
مولوی کو یہہ گمان لاریب ہے ۔ اسکو اسباب جہان ہی زیب ہے
علم کا نقصان ہے حضرت مولوی ۔ حشمت و مال و منال دنیوی
قالم و خنجر کب تلک یون نہین کر ۔ ہوگا تو آراستہ ای نامور
اور کہتے کہ مرغ و ماہی سے اچھی ۔ تو کریگا زیب و زینت خوان کی
آپ کر انصاف ای صاحب کمال ۔ ہو میسر کب تجھی یہہ از حلال
اسقدر مال و منال ای با ادب ۔ جز فریب و مکر کے ہو جمع کب
سو مشقت گر کری ہو ہو نہ مال ۔ آوی جب کچھ ہاتھ مین مال حلال

اوسمین بس اتنا تکلف ہو ضرور
موٹا جہوٹا کپڑا تن ڈہکنی کو ہو
اور یہہ تیرا اسقدر مال و منال
مال و ملک و دولت و باغ و بہار
نان و حلوا قند و شکر قورما
تسکے اوپر آپ کو کہتے ہو وا
علم دین سی یون کرو جیسا کہا
ہاتہہ مین کچہہ مال لا یا شبہہ ناک
آخرش تجکو کری دین سی بری
مال و ملک و دولت باغ و چمن
ایک لقمہ ہی جو کہاوی شبہہ ناک
اور یہہ لقمہ آخرش ای نیکنام
تجکو مال و جاہ پر مفتون کرے
تو تو اس لقمہ کو کہاوی بی شبہہ
ایسا لقمہ دین کو یون کہاوے گن
تو برا ہی اور خیانت بدرگے
یعنی راکی اے اگر ہو شبہہ ناک

جَو کی روٹی اور کچہہ دال سوے
اس سے زیادہ ہو نہ پہر تجکو کبہو
جمع ہو کیونکر یہہ از وجہ حلال
مسند و تکیہ و خانہ زرنگار
ہو میسر بی شبہہ کیونکر بہلا
عالم و فاضل ہین ہم بالاتفاق
اور ہو کہانا پہرنا اسطرح کا
تاکہ ہو تو نرم پوش اور خوشخور
یہہ تن آرائی و یہہ تن پروری
سب یہہ گروین پڑینگی جو ق تن
خاک کہا اور ڈال تو دانتو نپہ خاک
زہر قاتل ہو تری حق مین تمام
نور عرفان دل سی تو وہ بیزار کر
دین و ایمان ترا کہاتا ہی یہہ
اندر اندر جسطرح لکڑی کو گہن
شبہہ کی لقمہ کی سن مجہسی اخی
اوسکو لیکر حضرت ابراہیم

سیکڑوں تعظیم اور عزت سے تبا | ہو دین کعبہ کی حرم مین ہو ملا
تخم اوسکا ڈالی اپنی ہاتھ سے | اور گاؤ چرخ سی ہونا کرے
اور سینچین آب زمزم سی آوے | حضرت ابراہیم آکر بے بہ سے
اور اوسکے کاٹنی کی واسطے | آمنہ لو سی اگر دانتی سینے
اور بیش حضرت خیر النسا | حجر اسود سی بنا کر آسیا
اور گوندہین اوسکو حورین جنتی | یا خوشی کوثر کے پانی سی اچی
اور خمیر اوسکی پہ پڑہئی بی عدد | فاتحہ یا قل ہو اللہ احد
اور جلاوین لاکی حضرت جبرئیل | لکڑین طوبی کی جب ہی قال و قیل
اور بہونکی اگ اوسکی دمبدم | حضرت عیسی نبی ای محترم
اور پکاوے حضرت مریم اوسے | نوح کی تنور مین ای نیک سے
اور اگر پہ تو پڑہی ای ہوشیار | اوسکی ہر لقمہ پہ بسم اللہ ہزار
گرچہ اوس پر ایسی ایسی ہوت عمل | پہر تو اوس لقمہ کا کچھہ جاوے خلل
باوجود ایسی کراماتونکی یار | وہ خباثت اوسکی جاوے پہر اشکار
آخرش فاصیت اوسکی جب کہلے | وہ ہی لقمہ زہر ہو تجکو لگے
راہ طاعت مین تجہی ہیجان کرے | جانوین کوثر سی حیران سکو کرے

راہ جنت کا چہرا کر لی خلافت
راہ دوزخ کا بتا وی تجکو صاف

درد دین کا ہی تجھی پاہئی اگر ‖ جلد اسکا کر علاج ای بی خبر
ورنہ ہوگا دین تیرا سب تباہ ‖ کر علاج اسکا ذرا بہر اله ؛
کرکے محنت اور مشقت با کمال ‖ جاکے پیدا کر تو کچھ قوت حلال
اس ہوا و حرص سے تو درگذر ‖ کر قناعت پیشہ مت پہر دربدر
جو نہووے جامۂ اطلس تجھے ؛ ‖ تن کی ڈہکنے کو ہی کملے بس تجھے
ہو نہ گر کمخواب مخمل گلبدن ‖ اک گزی کافی ہی ڈہکنے کو بدن
نان و حلوا قورمہ زردا پلاؤ ؛ ‖ اور بریانی متنجن نان پاؤ ؛
ہون نہ یہہ کہانے اگر با قند و مشک ‖ تجکو کافی ہی پیاز و نان خشک
سونے چاندی کی نہون برتن اگر ‖ مٹی کی صحنک بہی کافی ہے مگر
اور نہووین گر پیالہ زرناب ‖ کف سی پی سکتا ہی اپنی یار آب
اور سنہری آب خورے گر نہون ‖ پی سکی ہی یار پانی تجکو دون
اور نہووین اسپ گر زرین لجام ‖ پا پیادہ چل سکی ہین جب تب گام
گہوڑا ہاتھی اونٹ خچر جو نہ ہو ‖ چل سکی ہی پا پیادہ یار تو ؛
جو نہووے دور باش از پیش و پس ‖ دور باش نفس خلق از تو بس
یعنی گر ہووین نہ تیرے با وقار ‖ آگے اور پیچھے نقیب اور چوبدار
اس سے بہتر ہی کہی تجکو ضرور ‖ سارا عالم ہر طرف سے دور دور
اور نہو گر خانہای زرنگار ؛ ‖ کر سکے ہی زندگی در کنج غار ؛

ہنو گردالان کو ہا کو ہرے
اور ہنووین فرش گرابر شمین
مخمل و دیبا کا گر تکیہ نہو
واسطے دہار کی گر کنگہی نہو
اس جہان مین ہی تو چند اک روز کو
الغرض جس چیز کا چاہی یہان
جسکا چاہی تو جہان مین ہو عوض
اور جہان مین بے عیوض ہے جان تو
عمر کا بدلہ نہو سکتا ہی یار
ساقیا بہر خدا وہ جام دے
تا کرے امداد جا کر بے محن

رہنی کو کافی ہے خس کی جہونپڑے
بوریہ کہنہ پہ ہو گوشہ نشین
رکہہ کی پتہر سر کی نیچی یار سو
اونگلیون سی کنگہی کر سکتا ہی تو
مال کے بہل کر بسر اوقات تو
ہو سکے ہی اوسکا بدلہ بیگمان
تجکو جو مال اوسکا بدلہ ہو غرض
عمر ہے قدر عمر کی پہچان تو
اسکو ہاتہون سی نہ کہو ہوشیار
چہوٹ کر حرص و ہوا کی قید سے
یار کے کوچہ مین قربان جان و تن

بیان چیزون مختصر متفرق کا اور بیچ اشارہ قوله تعالیٰ یا مرکم ان تذبحوا بقرة انصاف اور اخلاص کے بیچ

خرچ جان اپنی کرو ای عاشقو
جو کوی اس راہ سی آگاہ ہے
تہوکرین کہاتا ہی سب کی وہ سدا
لیند دولت کی وہ آخر لے گیا

دوستی مین اپنی گر تم راست ہو
تن کو جانی نہ ہے کہ سنگ راہ ہی
جو کوی اس راہ سے واقف ہوا
جان وہی جسنے ہے پایا دلربا

دو جہاں نے اوسے بازی جیت لے
گر حیات اور عیش خوش کامی بہی لے
گر جوانی مین نثار دوست جان
یعنی بچہ یا کہ بوڑہی گا مین ہو
گر جوانی مین تو قربان آپ کو
جو ہوا بوڑہا گران جانی نہ کر
سب ہوے برباد ایام شباب
دن جوانی کی ہوے آخر تمام
گذرا سن پنچاہ سے از انک سجود
ساٹہہ سے بہی عمر زیادہ ہو گئی
عمر تیری کام کی گذری ہی آہ
تا کہ کام آتا وہ تیری یوم دین
اب بہی تو اے عندلیب کہنہ سال
جو کیا نالہ نہ در فصل بہار
اب بہی تو بہر خدا اے بی خبر
عجز سے رو کر خدا کی روبرو
جو جوانی مین کیا تو لی نہ کام

یار کی تا موت مین جسنی جان دی
گاو نفس اپنی کو تو اول تو مار
جا عوان بین ذالک ہ خوان
اگی قربانی نہو وے جان تو
یار کے قدمون مین جو کچہ ہو سو ہو
بوڑہی بکری کی تو قربانی نکر
پہر دین کچہ بہی نہ کی تو نی شتاب
کچہ کیا حق کی لیے تو نی نہ کام
نی کیا تا کام آتا اسے جہود
کام کی جو بات تہی ہرگز نہ کی
ایک بہی سجدہ نہ تو نی کر لیا
وہ کیا ہرگز نہ تو نی اے لعین
کر شروع آہ و فغان چیری نہال
کر ادا اوسکو خزان آئی یہان
اس بڑہاپی کو غنیمت جان کر
توبہ استغفار کر ہر لحظہ تو
کر ادا اوسکو بڑہاپی مین تمام

تاکہ تو جانی زیان کا سود بار　　ہی گنہ تو نقد اور تو بہ ادہار

غرق دریائی گنہ ہین تا بکی　　وز معاصی روسیاہی تا بکی

غرق دریامین گناہونکی بہلا　　تو رہیگا کب تلک مجکو بتا

اور بدیون سی تو اہی روسیاہ　　کبتلک رکہیگا ای حال تباہ

گوش جانسے پنبہ غفلت نکال　　جد امجد کا تو سُن پہر مجہسی حال

حضرت آدم کہ دادا سبکے تہے　　اور خلیفہ تہی خدا کی جان کے

اور فرشتون نی اونہین سجدہ کیا　　وہی خالی رہنی کو جنت مین جا

اک گنہ کرتی ہی سُن اونکو کہا　　ناہنی تذنب نکل ایہانسے جا

تو طمع کہتا ہی با چندین گناہ　　داخل جنت ہو تو ای روسیاہ

اک گنہ کی ساتہہ آدم کو نکال　　حق نے جنت سی دیا پہر دور ڈال

جو کری صدہا گنہ شام و سحر　　کسطرح جنت مین ہو اوسکا گذر

حد سی گذرا انتظار اب ساقیا　　کر مدد بہہ وقت ہی آمد اوکا

عمر گذری ہجر مین جلتی ہوئے　　ابتو مت محروم رکہہ دیدار سے

اس داستانمین بیان ہی مراد قول نبی صلعم کی کہ حب الوطن من الایمان کہ کیا غرض ہے اس سے ✿

قید مین عصیان کی جو قید ہین　　سر نہی ہی وہ نا امید ہین

جو گناہونکی پڑی ہین جال مین　　یار کے دیدار سے محروم ہین

تن بدن کو پالتے ہین جو کوے — قید مین ہین نفس او شیطان کے
لذت تنئین پڑے ہین جو کہ بد — اونکی گردن مین ہے حبل من مسد
بند تن کو توڑ زندان سی نکل — یار کے کوچہ کو اوٹھ کر جلد چل
اوٹھ توجہ کر سوی ملک نعیم — یاد کر اوطان اور عہد قدیم
اوٹھ کہین بہر خدا اکسوچ تو — یار کے کوچہ کو اور اوس عہد کو
یار کی تجھکو محبت ہے اگر — راہ لی کوچہ کا اوسکی ملا تر
ظاہر اور باطن یہہ علم ای نکین — کہتے ہین ایمان سی ہی حب وطن
یہہ وطن ہند و عراق و شام کے — وہ وطن ہی اور جسکا نام نے
یہہ وطن دنیا کی ہی سب ای نجے — کب کرے تعریف دنیا کی نبے
دوستے دنیا کی سرہی ہر خطا — ہو خطا سی کب تجھی ایمان عطا
ترک دنیا کو کرے ہی یار جو — دو جہانکا ہوتا ہی سردار وہ
چھوڑ کر دنیا کو جاتا ہی وہ یار — اوس وطن کو نفس پر ہو کر سوار
نیک طالع ہین وہی ای نیک تن — جسکو رغبت ہے سوی اصلی وطن
وہ ہین سعادتمند جو سب چھوڑ کر — رکھتے ہین وہ راہ اصلی پر نظر
سو وطن مین ہی پہنچے جان اکسفر — جون مسافر چاہی کرنا گذر
بلکہ اس راہ کی باغ و بہار — کر لیا تو نی وطن ہی اختیار
بہر تئین اس قدر تو آ پہنچا — اوسو وطن کو کر دیا دل سے جدا

اس وطن مین ہی جو یہہ خود بی وطن — تو پڑا کب تک ہیگا خستہ زتن
موڑ منہ اور تن سے جان کو شاد کر — اپنا تو اصلی وطن آباد کر
چھوڑکر ایسا وطن اپنا بہلا — کوی ویرانہ مین رہتا ہی پڑا
سلطے یہہ دنیا خانہ ویران یار — اسکو نادان ہی کرے ہی اختیار
سہے یہہ ویرانہ سمجھہ اور غور کر — الوون اور چندون کی رہنے کا گھر
ہے یہہ جنت فنا سطے کفار کے — ظالم وفساق وبداطوار کے
اور مومن کو ہی زندان یہہ مکان — عیش اور آرام زندان مین کہان
فکر کر اپنا کوہی ای بی خبر — تا کہ تو اس قید سی ہووی بدر
آشیانہ ہی تیرا عرش برین — تو پڑا ہی قید مین اندر زمین
چھوڑکر کے اپنا خانہ زرنگار — اس نجاست پر ہی تو مفتون یار
کیون خراب آباد مین تو ہی پڑا — دیکھہ چل گلزار کی آب و ہوا
کب تلک ای شاہباز پرفتوح — تو رہیگا دور از اقلیم روح
حیف ہے صد حیف ای صاحب نظر — ایسے ویرانہ مین کہوکے بال و پر
کب تلک ای ہار ہار شہر سبا — تو رہیگا اس سفر مین بستہ پا
کرکے کوشش بند پا ہی دور کر — اور اوڑا تو آپ کو پہر عرش پر
کیون پڑا خاکی کوتین مین سر بل — گر تو یوسف ہے کوتین سے نکل
تا عزیز مصر ربانی ہو تو — جسم سی چہوٹی فقیر روحانی ہو تو

اس نجاست پر یہہ سبزہ دیکھکر — ہوگیا مفتون تو ای خیرہ نظر
ایکدانہ کی لئی ای زشت خو — جال مین تو نی پہنسایا آپ کو
واسطے تصویر بیجا کی میان — آپکو رسوا کیا اندر جہان
پہر رہی دلمین خیالات جہان — ذکر و فکر حق بہلا اوسمین کہان
لوح دلسے سب خیالا تونکو دہو — جا نسی اک یار پر مفتون ہو
یار ہر جای نہ بن ای بیوفا — خالصًا اک دلربا سے دل لگا
جب تجہکو ہو پسند ہر جای یار — کیون نہو بیزار اوس سی کردگار
ایک سو ہو کر یہہ سن مجہسی مثال — تاکہ ہو معلوم ہر جای کا حال

حکایت بسبیل المثل کی لکہی گئی

تہی اک عورت خوبصورت نازنین — سیمتن نازک بدن ماہ رو مہ جبین
زلف و رخسار و لب اوسکی رشک حور — جسکی الفت مین تہا عالم کا حضور
ایکدن باناز و با صد کر و فر — ایک کوچہ مین ہوا اوسکا گذر
تہا فا سوختہ دل رنج ان — دیکہہ اوسکو ہوگیا عاشق بجان
اوس پریکا دیکہکر حسن و جمال — ہوگیا وہ مثل تصویر خیال
اڑگئی سب ہوش اور صبر و قرار — ہوگیا کل محو اندر روی یار
اوسکو یون مجنون و شیدا دیکہکر — عشق کا اوسکی ہوا از بسکہ اثر
یون کہا زن نی اوسی ای دل رُبا — حال کو اپنی بیانکر مجہسی تو

کیون کہڑا ہی کس کا تجکو دہیان ہی
کسلئے آئینہ سان حیران ہی

جا یہان سی دیکھہ اپنا کام کر
کیون بلا مین پڑتا ہی ای خیرہ سر

اوس جوان نی یون کہا ای جان جا
چہوڑ تجہکو اب بہلا جاون کہان

عشق تیرا لگیا ای میری جان
ہوش و عقل و صبر اور تاب و توان

عشق نے تیری مجہے بیخود کیا
کام مجکو کچہہ نہین اب تجہہ سوا

یہہ کہا زن نے اوسے ای بیخبر
ہی مری ہمشیر مجہسے خوب تر

حسن مین بہتر ہی مجہسی لاکہہ بار
جسپہ ہین شمس و قمر دونو نثار

دیکھہ اوسی ہٹکر ذرا ای سادہ رو
آتی ہی پیچہی مرے وہ ماہ رو

سنکے یہہ اور چہوڑ کر اوسکو وہ خام
ہٹ کی پیچہی کو چلا چند ایک گام

جب لگا جانی تو زن نی دوڑ کر
دہول ایک مونہہ پر لگائی جلد تر

اک طمانچہ اوسکی منہ پر مار کر
یہہ لگی کہنی اوسی ای خیرہ سر

صبر ہی صورت پر اگر عاشق ہی تو
اپنی اس دعوی مین جو صادق ہی تو

غیر چہرہ کی کیون نظر میری سوا
ہی یہہ دعوی عشق کا ای بیحیا

کرتا ہی دعوی تو میری عشق کا
غیر کو یون دل مین بہرتا ہی بجا

کیا یہی ہی وفای عاشقان
غیر پر مائل ہو ظاہر یا نہان

جو کہ ڈالی غیر پر اپنی نظر
ہی حقیقت مین وہ مشرک سربسر

عاشق حق ہو کی دیکہی غیر کو
کعبہ مین جا ہی بنانا دیر کو

رکھتا ہی دل پہ تو داغ حسب غیر ۔ پھر چاہی کوچہ دل سے کر سیر

غیر کو نظر و نسی تو اہی نکال ۔ چشم دلسی دیکھہ پھر حق کا جمال

دوسرا ہی کون یہان حق کی سوا ۔ اسلئے احول بنا ہی بی حیلا

جو سوا حق کی ہی دے سبکو جلا ۔ ایک ہی تو اپنا دل لگا

جنبہ جو مطلق اور ہستے پاک ۔ ویسا نہین تیرے جو آوی سب کی خاک

تو کہان اور مین کہان عالم کہان ۔ ہی یہہ اک نور بترہ اہی جوان

اول و آخر نہان و آشکار ۔ ایک ہی خورشید اور ذرہ ہزار

ہی ہزارون آینہ مین جلوہ کر ۔ ایک صورت جان لی ای بی خبر

ہی ہزارون آینون مین اک جمال ۔ اس تکثر سی ہی حیران عقل حال

ہی کہان سی کثرت آینہ جان ۔ ہین سب اسما و صفات ای کبنیوان

اسی زیادہ کہہ نہین سکتا ہون آب ۔ قید وحدت سی ہوی ہین بند لب

اس شکر نی بند لبونکو کر دیا ۔ گفتگو کی قید سے دل چھٹ گیا

ساقیا اس دشت وحشت سی چھوڑا ۔ یار کی کوچہ کا دے رستہ بتا

جام وحدت دیکی ساقی جلد تر ۔ ماسوا کی قید سے آزاد کر

تا کہ مین سب چھوڑ کے بند تن ۔ بحر درد عشق مین ہون غوطہ زن

اسمین بیان ہی بلاؤن اور محنتونکا جو عشق کی راہ میں
ہین اگرچہ بہاری ہین لیکن سبک اور ہلکے مین عاشقو نپر لکھہ

بڑی سی احتیاں اور چلین ہی اوپر عاشق آزاد کے

ہین طریق عشق مین صدہا بلا | اہل دل غمگین غم مین مبتلا

عشق کی رستی مین لاکہون ہین الم | آفت و درد و بلا و رنج و ستم

محنت و خواری و ذلت اور حذر | انتظاری بیقراری درد سر

کہانا اور پینا نہ سونا ہی وہان | ہان مگر اکثر نالہ و آہ و فغان

نے عزیز و نی قریب و نی شفیق | نی کوئی غمخوار اور نہ کوئی رفیق

ہوتی ہین ہمراہ عاشق کی مگر | آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر

لیکہ عاشق ماہران عشق ہین | ہین وہ خوش ہر دم بلا و رنج مین

عشق کی وہ آزمودہ کار ہین | پادشاہ باطن مین ظاہر خوار ہین

جانبازی مین ہین پختہ پر نہ خام | بود ہی اپنی ہین بیخود لا کلام

تو بہی ای آزاد اپنی ہی نکل | ہو کی بیخود کوچہ دلبر کو چل

خار و خس کو غیرت کی آگ دے | با فراغ دل تو تنہا راہ لے

گم تو ہوتی ہین تیری کب ہی پیرا | مست ہو تو اسمین تجہی ہی فائدا

ڈہونڈ مت اندر خودی کی بہت سے | بہتری ہی بیخودی مین ای اخی

راہ مین فقر و فنا کی سہل ہے | جسم کو جان کو پہنچے غم اگر بے

رنج و غم ہوتا ہی فرحت اور خوشی | جبکہ حاصل ہو وی مقصود دلی

پھر یونکا دیکہ گلہ جس طرح ؎ | ہاتھ پڑیا ہوتا ہی خوش اور بافرح

بکہری ہونکی پاون کی گرد و غبار | ہنبری کی آنکہہ مین باغ و بہار

ہی اسی صورت سی حال عاشقان | سب بلا و درد و غم مین گیان

اونکو حاصل یہان جمال یار ہے | گرچہ تن اونکا مثال خار ہی

عشق کی رہ مین ہو گیا سودگی | سر بسر ہی درد و خون آلودگی

عیش و عشرت جبتلک چہوڑی نہ تو | غیر حق سی اور مونہہ موڑی نہ تو

ہوئے جبتک تجہپر ایسا ئین حرام | دیکہہ سکی کب عشق کی بستی مین گام

کب ہئیلا حاصل تجہی ہو راہ عشق | مبتلا ہی تو تو اندر جور و فسق

عیب ناکامی کی ادنچا کام نے | عشق کی رہ ہی نہ حمام نے

توشہ ہی اس راہ مین تقوی ترا | نان و حلوا طاق مین رکہہ اہی فتا

نان و حلوا کیا ہی تیرا جاہ و مال | باغ و راغ و حشمت و اقبال حال

نان و حلوا کیا ہی یہہ فرزند و زن | تیری گردن مین بہی جون طوق تن

نان و حلوا کیا ہی فکر نام و ننگ | جسکی خاطر ہی یہہ ساری صلح جنگ

نان و حلوا کیا ہی یہہ باغ و بہار | مسند و تکیہ و خانہ زرنگار

نان و حلوا کیا ہی یہہ طول امل | اور فریب نفس و علم بی عمل

نان و حلوا کیا ہی سن ای بدقماش | یہہ سبہی تیری سب از بہر معاش

واسطی دنیا کی دونکی ہوشیار | زیر بہشت ہوگا کس کس کا تو یار

بی بقاکی واسطی ای خودپسند | ہوگا کس کس کا تو یہان پابند

عیش اور آرام تیرا ای جوان — لیگیا ایک لخت یہہ حلوا و نان
تجکو یہہ صبر و توکل سے چھوڑا — دربدر رسوا پھراتا ہی سدا
دہو دیا لوح توکل سی سبہی — نام تیرا جان لی ی مرد غبی
گوشہ صبر و توکل چہوڑ کر — کیون پہری سر مارتا ادہر اودہر
کانمین تیری پڑا ہی ہی لئیم — حرف الرزق علی الرب الکریم
یعنی ہی رزاق وہ پروردگار — رزق سبکو دیتا ہی وہ لیل و نہار
رزق دیتا ہی وہ تجہی شام و سحر — پہر پہرتا ہی کسلئے تو دربدر
جا قناعت بیٹہہ کر ای بیخبر — صبر کے گوشہ مین ابتو بیٹہہ کر
گہر کے کتی کو ہی جا مرشد بنا — تا کہ دی تجکو دکہا راہ خدا

اسمین بیان اوس عابد کا ہی کہ دنیا کو ترک کر کی پہاڑ کی غار مین بیٹہا تہا اور آزمانا اللہ تعالی کا اوسکو امتحانا اور نصیحت لینی اوسکو ایک کتی سے

کوہ لبنان مین تہا اک عابد مقیم — غار مین جسطرح اصحاب الرقیم
چہوڑ کر ظاہر کی سارے حق و دق — غار مین بیٹہا کری تہا یاد حق
دن کو رہتا تہا ہمیشہ روزہ دار — رات کو کرتا عبادت بیشمار
قدرت حق سی اوسی ایکوقت پر — نان و حلوا پہنچتا ہی اسقدر
ادہا اوسکی رات کو کہاتا وہ — اور سحر وہ نوش کرتا نصف کو
الغرض وہ رات دن مرد خدا — یاد مین اللہ کی مشغول تہا

یون بسر اوقات کرتا تہا گدا
نان وحلوا دیتا تہا اوسکو خدا
آخرش اک روز بہر امتحان
انتظاری کی نہ آیا پر طعام
جب آیا شام سی لی تا سحر
بہول سب جاتا رہا صوم و صلواۃ
اور نکی اوسنی عبادت کچھ ذرا
الغرض کی رات تو جیون تون بسر
آخرش اوٹھکر وہ باصد اضطراب
کوہ پر سے ہوکر کہڑا وہ بی خطر
جا بجا چارون طرف کی اوسنی نظر
کوہ سی نیچے اوترکر وہ اجے
سن لو اوس قریہ مین رہتی تہی تمام
عابد اک کافر کے در پر ہو کہڑا
گہر سے لے دو روٹی اوس عابد کو دے
[illegible] کیا عابد نی پہر قصد مکان
گانوسی باہر نکل کر وہ جوان

فکر کہانی پینی کا اوسکو نہ تہا
بی مشقت اور بی محنت سدا
ہوگیا موقوف وہ حلوا و نان
وہ ہوا زار و نحیف ای نیکنام
سیکڑون آنی لگی دلمین خطر
فکر کہانی مین رہا وہ ساری رات
اور نہ سویا رات کو وہ مطلقا
ہوگیا اتنی مین ہنگام سحر
غار سے باہر نکل آیا شتاب
اور لگا پہر دیکہنے ادہر اودہر
دور سے قریہ اوسی آیا نظر
گانوکی اندر گیا باصد خوشی
گبر اور قوم نصارا لاکلام
یہ کہا کچہہ دو مجہی بہر خدا
لیکے اوسکو وہ چلا باصد خوشی
تاکری افطار روزہ اوسسے وہان
غار کی جانب ہوا جلدم روان

ایک کتا تہا بجز درد از دہر
رہتا تہا مدت سی ایک نیکو سیر

بہوک کی ماری یہہ تہا احوال سگ
لگ رہی تہی استخوان اور پوست و رگ

گرچہ آگی اوسکی کوئی چوب کہے
کہینچتا گر گرد ہ پرکار سے

تو وہ کتا ر دی اوسکو جان کر
جان دیتا تہا وہ اوسپر بے خطر

جو زبانپر آتا تہا لفظ خبز
وہ سمجہکر خبز دی تہا اوسپہ پہر

کتا یوپا کر بے عابد کی ذرا
دوڑ کر جہٹ اوسکے وہ پیچہے پڑا

جب لگا عابد کو پہونچانے ضرر
ایک روٹی خوف سے دی جلد تر

ایک روٹی بچ رہی تہی اوسکے جو
لیکے اوسکو دوڑا وہ مرد نکو

کتا جب اوسے فراغت پا چکا
دوڑ کر عابد کا پہر پیچہا لیا

دوسری روٹی جو اوسکی پاس تہے
تنگ ہوکر وہ بہی اوسنے ڈالدے

دیکہی اوسکو پہر ہوا عابد روان
اوسکی ایذا سے کہ تا پاوے امان

دوسری روٹی بہی جب وہ کہا چکا
چہر چہرا کر کان پہر پیچہے پڑا

پیچہے اوسکی مثل سایہ وہ چہایا
بہونکتا اور کپڑا اوسکی پہاڑتا

ہوگیا جب تنگ اوس سی عابد نے کہا
مین نہین دیکہا ہے تجہسا بے حیا

تیری مالک نے دو روٹی سوا
کچہہ نہین مجکو دیا اے بے حیا

سو وہ دو تو تجکو اب مین دی چکا
پہیر کیون ہے گرد تو مجکو بتا

اور کیا چاہتا ہی مجہسے اے پلید
کیا حیا تجکو نہین ہی اے مرید

قدرت حق سی وہ کتا ناگہان
یہہ لگا کہنے کہ ای مرد خدا
بچپن سے اتبلک ای نامور
گہر کا اوسکی بن رہا ہون پاسبان
گاہ تو دیتا ہی مجھکو پارہ نان
اور گاہی بہول جاتا ہی مجھے
گذری ہین مجہپر بہت شام و سحر
گاہ ہوتا ہی کہ پہر پہر کو
ہفتہ ہفتہ گذری ہین یہہ امتحان
پرورش پائی جو مین اس در اوپر
گرچہ صدہا رنج اب سہتا ہون مین
اوسکی نعمت کا کہی کرتا ہون شکر
کہیلتا ہون عشق کے بازی سدا
الغرض یہہ عاصی اوسکی در سوا
اور کہیں ہو ایکدن ای نوجوان
پس بنائی صبر مین آئی شکست
اپنی اوس رزاق کا در چہوڑ کر

گفتگو کرنے لگا جون مردمان
غور کر تک مین نہین ہون بیجا
رہتا ہون اس گہر کے دروازہ اوپر
بکریون کا اوسکی ہون مین پاسبان
اور گاہی دیتا ہے مشت استخوان
کچہہ نہین اور سدن کہلاتا مجھے
روٹی ٹکڑے کچہہ نہین آتی نظر
لی ہیں دیکہو نی مجھکو جو
خشک ٹکڑی کا نہ تہا کچہہ نشان
اور کے در پر نہین کرتا گذر
در پر اوسکی پر پڑا رہتا ہون مین
صبر سے رہتا ہے گاہی مجھکو نیک
ساتہہ اوسکی ہین لصد رنج و عنا
اور کی در کو نہین پہچانتا
فی المقدر کی حلوا و نان
غیر کے در پر گیا الّی خود پرست
گہر کے در پر تو آیا دوڑ کر

کچھ نہ کی رزاق پر اپنی نظر — آنکھ میں آیا تراک کافر سکے کر

واسطے رونق کی اپنی دوست کو — چھوڑکر کی تو نے دوسے کو

اور دشمن ہو سکی کسی کی دوستی — کچھ حیا تجکو نہ آئی ہی اسے

اب ذرا منصف ہوا ای مرد خدا — بیچارگی آیا پن ہون منشا

سنکے یہ جا بذ گرا مدہوش ہو — پیٹ کر سر ہے بتا بیہوش ہو

اس سگ ملعون نفس بد اد کے — یہ نصیحت گیر کے کتی لی سے

صبر کا دیجی اگر تجکو سبھلے — گیر کے کتی سی کمتر ہے تو ہے

ساقیا میری خبر لے جلد آ — نفس اور شیطانی ہاتو لے بچا

نفس و شیطان نے کیا مجکو اسیر — ہو کہین پھر خدا ہو دستگیر

اپنی مذمت ریاکاروں و مکاروں کی کہ مثل لشکر شیطان کا ہی

کیا ہی دنیا جان ای مرد سبحے — واسطی زر کی بنے تو متقی

شانہ و مسواک تسبیح و ردا — جبہ و دستار قلب کی صفا

زہد کا دعوا ہے تجکو بیشمار — جاہ و عزت کی لئی ای نابکار

لے بتا تقوی کی صورت کی خبر — تا کرین تعظیم سب شاہ و وزیر

ای شان تجکو کہ ابہی تا پسے — سارے عالم کو مطیع اپنا کری

پی نفع تجکو ای مرد مشتی — کہ اس جہد سے فقیر سے تیری

معتقد ہو کر کے سب اہل جہان — لاوین نذرین پاس تیری مہ

ہی نہین معلوم تجکو ای عزیز — ہین جہان مین سیکڑون اہل تمیز
ہین بہت عالم مین عاقل نکتہ دان — جانتی ہین سبکی خوبی و زبان
یہہ جو کرتا ہی فریب و مکر تو — اس سی وہ واقف ہین بیشک مو بمو
پر یقین ہی تجکو اب بیشک یہی — جال سی تیری نہین واقف کوی
اپنی خود بینی سی تو ہی مارتا — لاف تقوی اور عدالت کی سدا
فکر مین ہر دم ہی تو اسباب کی — جتنی یہان کی عزت اور دولت ملی
کار تیرا سر بسر ہی دل بخصار — کرتا ہی تحصیل جاہ و اعتبار
واسطی زر کی بنی ای نابکار — متقی و عاقل و پرہیزگار
نان و حلوا کی لیئی تو نی لعین — کہو دیا ہی ہاتہہ سی اسلام و دین
جاہ و عزت کی لیئی ای بی خبر — دین و ایمان سی پڑا تو دور تر
دین دیا تو نی لیا نان حرام — مکر و حیلہ بہر تسخیر حرام
مال کہانا شیا ہونکا با مکر و شید — چہوٹی غیبت سی نہ تیری عمر و زید
نی فریب و مکر سی شیا ہونکا مال — ہر طرح سی پہر وہی سمجھی حلال
پہر یہہ تقوی اور عدالت ہاو ہو — ایسی وصفونکی ہی قایم ای جہود
ہی ہمیشہ برقرار و پایدار — یہہ عدالت اور تقوی نابکار
سنگ و آہن سی ہی یہہ مضبوط ہے — جو نہیں نقصان کسی شی سی ہے
کچہہ نہین نقصان ادنی او مکر ہے — اس عدالت اور تقوی کو تیرے

نے خلل اسکو کسی شی سی عزیز	چون صوفی محکم بی بی تمیز

حکایت تمثیل

حال اوس عورت کا سن لے ای عزیز	جو کہ تو رکھتا ہی کچہہ عقل و تمیز
شہر ہرا مین تہی سن اک بیوہ زن	کہنہ رند حیلہ ساز پر زفن
نام اوس عورت کا تہا ایہہ ہوشیار	کہتی ہین بی بی تمیز ہوشیار
بس عبادت سی اوسی میل و نہار	تہی سدا رغبت بہت اہی نامدار
صبح سی لیکر کی تا وقت عشا	با وضو رہتی تہی اہی مرد خدا
بعد عشا کی تیج تک وہ بی شعور	رات بہر کرتی زنا فسق و فجور
ایکدم بہر مرد بن رہتی نہ تہی	گرچہ بہر جوڑا چار ہوے کوئی
آتا جو اوس بجیا کی پاس یار	لگی اوسکی پڑتی تہی دامن بسیار
لے نماز شام سی تا بامداد	نامرادونکو سدا دیتی مراد
اور نہ خالی ہوتی تہی اوسکی دوات	ایکدم بہر بی قلم سی نیکذات
جو کوئی لاتا مراد اپنی وہان	جہٹ رقم کرتی وہ اوسپر بیگمان
رندا در اوباش کی مقصود کو	خوب بہر لاتی تہی وہ ای خوبرو
اوسکی جلکی چہر خلکی مانند یار	پہرتی ہی بہتی سدا لیل و نہار
اور ایسے حالت مین ہر دو نابکار	کرتی تہی حق کی عبادت بیشمار
جلکی نیچی سی اوتہتی تہا بیناد	ہوتی تہی فی الکمال مشغول عناد

بی وضو ہی غسل بے نیت سدا | خوب کرتے تھے رکوع سجدہ ادا
ڈستکے اوپر کہتی تھی وہ بدگھر | با وضو رہتی ہون مین آٹھون پہر
ایسی بدذاتی کی پھر وہ بی حیا | آنکو کہتی تھی مین ہون پارسا
ایک دن ایک بندہ نے اوس سی کہا | کیا کہون تجکو تعجب ہے بڑا
اسطرحکی کارسے تیری مجھے | حیرت آتی ہی بہت ای نیک بی
باوجود ایسی جنابت کی سدا | خوب رہتا ہے وضو تیرا بجا
جسطرح بی بی تمیزہ کا وضو | سو جنابت سے نرٹوٹے تہا کبہو
نیت اور آداب ہیہ محکم وضو | کریان کچہ حال اسکا مجہے تو
یہہ وضو تیرا اسن ای نیکو سیر | سنگ بنیاد مین سن ہی تہے مضبوط
ملکہ ہی سد سکندر سے دو چند | جوکہ ہی شی سے نہین اسکو گزند
ہی مثال ایسی ہی تقوی کی تیری | ہر طرحکی کام سے قایم رہے
یون ہی تقوی او رعدالت تیرا بالیں | سو فریب و مکر سے ہے پایدار
ہی خدا کی مار ایسی شخص پہ | بحیا بی شرم جو ہوا سیقدر
حاقیا آ حد سے گذرا انتظار | جام وہی رہ چیں سے جو بیتیو نکار
کر کے تا اموس کی دامن کو چاک | آتش دل سے مین ڈالون سر پہ خاک

امین مذمت اون میں کہتی والوکی ہے کہ مقصد اونکا محض لجام کیہ التقصیر
او پہ علم اور بزرگی اپنی کا او ردہو کا دینا ہی خلقت کو •

کیا ہی دنیا جہان تو ای خود پسند ۔ مکر و حیلہ کا تیری یہہ وعظ و پند

درس تیرا اسلئی ہی صبح و شام ۔ تا کہ ہو مشہور علم او ر فضل تمام

پھر لکھا فضیلت او ر عمل ۔ آپکو ڈالے ہے تو اندر خلل

تو پہ کرتا اب جو وعظ و پند ہے ۔ خلق مین مشہور ہونیکی کے لئے

علم و فضل اپنا جتانی کی سے لئے ۔ سو خرابی اور بلا مین تو پڑے

ہر طرح اپنا جتا فضل و کمال ۔ مرد و زن کے واسطے ڈالی ہی جال

تا کہ ہوون تابع تیری کچھہ عام مین ۔ سو فریب ولتی تو لایا دام مین

جاہل و نادان و بے عقل و شعور ۔ جال مین تیری پڑی ای پر غرور

معتقد تیری ہوئی وہی پر غرور ۔ کون شوی کا ہین جنکو شعور

جاہلون مین بیٹھہ کر یون ہی سدا ۔ علم و فضل اپنا جتایا خوب سا

خوب ہی تقریر کو دیکر کے زیب ۔ جاہلون ناواقفون کو دی فریب

دوسرے کو تو نصیحت ہو مدام ۔ اور رہو وہی خود فضیحت لاکلام

راہ جنت کا بتاوی اور کو ۔ آپ لی دوزخ کا رہ لی گفتگو

رہ بتاوی اور کو گلزار کا ۔ اور لیوی آپ رستا نار کا

تہدو تربت اور کو دی ہی بلا ۔ آپ پیتا ہے پیالہ زہر کا

کرتا ہی اور دنکو سیدہی راہ پر ۔ اور رہو وہی آپ گمرہ جان کر

بیٹھا ہی اور کو گلزار مین ۔ آپکو ڈالے ہے تنہا غار مین

بہجتا ہی اور کو گلزار مین ٭ آپکو ڈالی ہے تنہا خار مین

ہی یہہ سب اسواسطے ای پر خلل ٭ لوگ جانی تا تیرا علم و عمل ٭

خوب ہی شیخی جتا ی کہول کر ٭ مکر اندر مکر کہلاتے ہنر

پر اصول و فرع تیری ای اخی ٭ محکم ان دونون نہین ہی ایک ہی

کچہہ حیا ہی تجکو آتی ہی ہتا ٭ حق تعالی اور ہنبر سے بہلا

جان اس رہ مین تیرا کیا غول ہے ٭ یہہ ریائی درس نا معقول ہے

کرتا ہی جو تو ریا کا وعظ و درس ٭ ہی بہری شیطان تیرا او نفس

یہہ ریا کا جو تیرا ہی وعظ و پند ٭ زہر ہی باطن مین اور ظاہر مین قند

ہوتی ہی جس درس مین رکے و ریا ٭ درس ہی کب ہی وہ اک قہر و بلا ٭

چہوڑ ہی پوشیدہ دلمین یہہ ریا ٭ دولت ایمان کو ہی لوٹتا ٭

خنجر لاحول ہی اسس چور کو ٭ قتل جسنے کردیا ای نیک خو

دولت ایمان لی اسنی بچا ٭ باخوشی جنت مین جا ڈیرا کیا

درس جو قربت نہو اوس سی غرض ٭ ہی نہین وہ درس لیکن ہی مرض

آپ کو جسنی اگر اس مرض سے ٭ کردیا آزاد و جان ای نیک پے

اسنی دولت کو وہ اپنی باہنر ٭ ہی وہ نور اتا فراز عرش پر

ساقیا لی بہر حق میری خبر ٭ نفس و شیطان نی کیا زیر و زبر

وقت ہی آمداد کی امداد کا ٭ کر کی امداد الکی ہجو ن سی چہوڑا

تاکہ یہہ جا کرے سب رو و ریا	اوسکی قدمو نپر کری سر کو فدا

اسمین مذمت اور برائی اون لوگونکی ہے کہ جو ہمیشہ اسباب دنیا کا اکھٹا کرتے رہتی ہین اور غافل ہین جاحاصل کرنے اسباب عقبے کی سے

کیاہی دنیا یعنی اسباب جہان	آفت جان ہی ہر اک پیر و جوان
یہہ کرے قرب خدا سی تجکو دور	اور کرے راہ ہدی سی تجکو کور
کردیا قربان اسپہ اپنا سر	اگہو گیا تو جدا ہ حق سے دور تر
کردیا ہی تلخ تیرا یار کام	اسطرح کی نیاز [illegible] تمام
اوریہی اکثر تیرا ہی نیاب خو	لیگیا ہی رونق اسلام کو
جلد اس اسباب کو ای بہر دور	بیخ و بن سی تو اوکہاڑ اور دور کر
اور اس دنیا ہی دو نہر خاکڈال	آپکو مار گرانسی تو نکال
سعی تیری ہی یہہ ایصاحب ہنر	واسطی دنیا کی [illegible] عمر بسر
سعی کچھہ جانی نہ عقبی کی ہی کیا	سعی دنیا مین [illegible]
اسکی رہ مین مو شکافی ای شقی	اوسکی رہ [illegible] احمقی
یہہ بھی اسکی دوری ہی تاز جہان دول	اوسکی تجہی جا ہی [illegible] جنگل
باوجود اس سعی و محنت کی ذرا	جو کہ جاہی تہا [illegible] حاصل ہوا
سعی دنیا مین [illegible] تو عمر بسر	کیا ہوا [illegible] درد سر

سعی عقبیٰ کے جو تو کرتا میان
کار دنیا کا بہی بن آتا میان

کار عقبیٰ کا جو کرتا بند و بست
کار دنیا کی سب ہو جاتی درست

اسلئی فرماتی ہین خیر البشر
جو کوی دنیای دونکو ترک کر

ہوتا ہی جہٹ باخضوع و باخشوع
اپنی اوس اللہ کی جانب رجوع

کام اوسکی دین و دنیا کے تمام
ہوتی ہین آسان سب اوسی نیکنام

اسکی اوپر یاد آئی اک مثال
کان دہر کر سُن او منی ای خوشخصال

اسمین بیان ہی کہ اختیار کرنا کار آخرت کا اوپر کار دنیا کی بہتر ہی

تہا کوی ایک مرد صالح نوجوان
کرتا تہا کہیتی کا ہشیاری میان

پاس اوسکی کہتے ہین تہا ایک شتر
بہاگنی کی اوسکو عادت تہی مگر

اتفاقاً دن جو آیا جمعہ کا
اونٹ اوسکا بہاگ جنگل کو گیا

اور وہی دن جمعہ کا اوسکی لئے
تہا کہ پانی زرع کو دی نہر سے

مرد حیران ہو کی بولا ای خدا
پانی دینی کا بہی یہہ وقت ہی بڑا

گر مین دن کہیتی کو پانی اب یہان
اونٹ اپنی کو مین بہر او ن کہان

اور نماز جمعہ بہی دن ہاتہہ سے
ہون خرابی مین پڑا اسباب سی

گر نہ دون کہیتی کو پانی اس زمان
ہوتی ہی بالکل خراب ایہہ بان

جو مین ڈہونڈون اونٹ کو جنگل مین جا
بس نماز اور زرع دونو کہو چکا

اس تردد سی وہ مرد خوش لقا
ہر طرحکی رنج مین تہا مبتلا ؎

آخرش بولا تامل کرکے وو
کیونکہ اس دولت کو ہی ہیہات بقا
یعنی کار دین کو ہووی بقا
جو کہ فانی ہے لگا وہی دل عزیز
کہتے ہین حضرت محمد مصطفیٰ
جا غرض تکبیر مسجد اپنی لی
جا کی مسجد مین ہوا مشغول ذکر
باخضوع دل بصد عجز دنیا ر
ہوکی فارغ جبکہ آیا اپنی گہر
ہی کہڑا اپنی مکانپر اہی میان
اپنی بی بی سی یہہ پوچہا اپنی جا
یہہ کہا عورت نی اوسکی ایمیان
ہوکی گرد اوسکی قوی سا بہیڑیا
شکر حق کرنے لگا وہ نیاب خو
اب مین جا کر سینچتا ہوان کہیت کو
کہانی آوی ہاتہہ مین تیری اگر
آخرش اوٹہکر وہ مرد نوجوان

چل نماز جمعہ کو جو ہو سو ہو
اور سوا اسکی ہی سب شی کو فنا
اور کار دنیوی کو ہی فنا
اس سی زیادہ کون ہی لیس تمیز
حج مسکینون کا ہی دن جمعہ کا
اجر قربانی کا پایا اونٹ کی
اور ہولا ہی وسے سے دنیا کی فکر
سامنی حق کی پڑہی اوسنی نماز
دیکہتا کیا ہی کہ وہ اوسکا شتر
عاجز و مسکین غریب و ناتوان
کسطرح یہہ اونٹ آیا ہی تہا
اک درندہ اوسکو لایا ہی یہان
مار کر ہہا تنک اسی ہو سمجہا گیا
یہہ کہ رب لایا ہی میری اونٹ کو
اپنی اوس معمولی پہ تہا کہ ہو
جز کو توسنا چہوڑ پر ای یہہ وہ
کہیت کی جانب چلا اپنی لئی

دیا کی دیکھا کہیت کو جو غور کر
خودبخود اوجڑ نہر سے بس بگمان
ہو گئی حیران مرد بولا ای خدا
ای خسا یا مر ا ایسا بہلا
پوچہا آخر اوستی ہسایونسی جا
بولی سیتی یہہ عجب اک ما جرا
سینچے ہی ہمسا اپنی کہیت کو
روکتی تہی ہر طرح جیسے ہم اگر
ہو گئی لاچار جب ا ین یا ادب
حکم حق سے کہیت مین تیرمیان
ہو گئی شادان اور خرم وہ جوان
جو کوئی دنیای دونکو ترک کر
آپ خود اکر یہہ دنیا ای خلیل
دین کو دل سی کری جو اختیار
اور جو حق کو چہوڑ دنیا مین پڑے
جسنے کی دنیا مقدم دین پر
ہو گیا اوسی شخص پر قہر خدا

پایا سب سرسبز اور خوش تازہ تر
اوسکی ہر کیاری مین ہی پانی روان
کہیت یہہ سیراب کیونکر ہو گیا
کہیت مین پانی بری دیتا جو آ
کہیت مین پانی مری کستی دیا
خودبخود پانی ادہر کو ہو لیا
پر نہ پانی جاتا تہا تیری کہیت کو
پر یہہ تیری کہیت مین کرتا گذر
چہوڑکر آخر گئی ہم بہنہ سب
ہر کیاری مین ہوا پانی ذہران
شکر حق کرنے لگا بس بیکران
باندہ لی حق کی عبادت مین کمر
پانو مین اوسکی پڑی ہو کر ذلیل
خودبخود دنیا ہوا آ اوسپر نثار
دین و دنیا سب خراب اپنی کری
وہ ہوا خوار و تباہ خستہ جگر
جو ہوا دنیای دونمین مبتلا

ہو نہ حاصل جس سے دنیا کی دون — قعر دوزخ مین ہی بیجا سرنگون

سیا تباہ جام دی اب تو بنو — عیش دنیا جس سے ہی جہہ پر سرد ہو

چھوڑ کر دنیا کی و دین کو سر بسر — حکم ہی دلدار کے باندہو ن کمر

سوال کرنا کسی زاہد کا ایک امیر سے کہ کسقدر سعی اوس امیر کے بیچ حاصل کرنے اسباب دنیا کے او تنبیہ کرنا اور ڈانٹنا اوسکا اوپر حاصل کرنے سامان آخرت کے

ایک عارف نے کہا صاحب کمال — ایک منعم سے کیا اوسنے یہ سوال

یہہ کہ دل تیرا ہی ہر شام و سحر — در پئے مال و منال ہی نامور

سعی تیری بہر دنیا ہی دنی — کسقدر ہی کہہ تو ای مرد غنی

بولا کہا اوسنے کہ بے حد و شمار — کار میرا ہی یہی لیل و نہار

پہر کہا عارف نے اوسکو تو بھلا — رہتا ہی اسکی تک و دو مین سدا

کیا ہوا حاصل تجھے میری خلیل — یہہ کہا اوسنے کہ کچھہ قدر قلیل

پر جو ہی مقصود ای روشن ضمیر — پر نہ آیا اوس سے ہی کچھہ عشر عشیر

یہہ کہا عارف نے اسکی ہی تو اب — فکر مین تحصیل کے ہر روز و شب

رنج و غم مین تو عبث اوسکی میان — عمر کو کرتا ہی اپنی رایگان

تو بدا اپنا مشغل کو اسکی کیا — عمر اپنی اسپہ کی تو نی فدا

جانتا ہی وہ جو کچھہ تو ای فنا — اوس سے ہی کچھہ نا حاصل نہین تجکو بھلا

مدعا۔ الکاتبری ایسا ہی کہین ۔ کچھ نہین حاصل ہوا ہی نیا سا وین

ہی ہبلا دنیا ہی یہ عقبی کا گہر ۔ یعنی کچہہ اسکی نکی تولی گمر ؛

اوس سے کچہہ حاصل کیونکر ہو جان ۔ مین نہین کہتا تو کہ ای نکتہ دان

یعنی اس دنیای دونی اب تجہی ۔ دار عقبی ہو کے حاصل کب تجہی

مردہ ہین جو کہ دنیا چہوڑ کر ؛ ۔ باندہتی ہین راہ عقبی مین کمر

اور تو ہر گا و نفس سے بے خیا ۔ کرتا ہی ہر دم ناز اپنی قضا ؛

یاد حق کو تو نماز فرض جان ۔ اس سے رہتا ہی تو غافل ہر زمان

اس جہان فانی مین تو فانی ہوا ۔ راہ عقبی کو دیا دل سے بہلا

واسطی جنتی کے تو ای بہرہ ور ۔ چہوڑ نامراد دنیا کو اگر ؛ ؛ ؛

خودبخود یہہ زال دنیا ہو ذلیل ۔ پاؤنپن پڑتی تیری با قال و قیل

اسمین یہہ بیان ہی کہ جو شخص دنیا کو چہوڑتی اور ترک کرتے ہین دنیا اونکی پیچہے دوڑتی ہے اور جو لوگ دنیا کے دورپے ہوتی ہین دنیا اون سے بہاگتی ہے حکایت

ایک صاحبدل ولی با عزو جاہ ۔ با خوشی بیٹہا تہا اندر خانقاہ

اور گرد اوسکی مرید اور طالبین ۔ جمع بیٹہے تہے بصد صدق و یقین

ناگہان سے جانور ایک طرف کی ۔ سامنی کو آگئی اوڑتی ہوتے

ایک کی تو ایک پیچہے بہاگتا ؛ ۔ اور اوسکی جستجو مین دوسرا

اونہین آگی تہا کبوتر لبس ان
اوسکی پیچھی مرغ زرین بال و پر
اور پیچھے مرغ زرین کے اوڑا
کرتا تہا ایسے ہر اک کو بسر و لے
دیکھہ یہہ بولے مرید ای شاہ دین
کیون کبوتر کے ہی پیچھے مرغ زرین
ہی کبوتر کا مطیع کیون مرغ یوتا
جنس تا ہی مختلف مین ہی یہہ کیا
جنس کا طالب ہی اپنی ہر کوی
جنس جانب جنس کے رکہتی ہی میل
ہوتا ہی مومن کا مومن آشنا
صالحونکی ساتہہ ہو دین جان
زاغ ہمرہ زاغ کی ہو کر اوڑتی ہے
انبیا اسد اسطی پیدا ہوے کے
آدمی تا ملکی اپنی جنس سے
جنس سے ہو جنس اپنی کامیاب
انبیا ہوتی فرشتون سے اگر

سب سے عاجز اور حقیر و ناتوان
اوڑتا جاتا تہا وہ با صد کر و فر
جاتا تہا بدبخت کوا جون ہوا
ہاتہہ آتا تہا نہ اک بہی ایک کی
ماجرا ایسا کبہی دیکہا نہین
اور پیچھی مرغکی کوا ہی کیون
زاغ باغی مرغ کا تابع ہی کیون
ایک کا تابع ہوا جو دوسرا
جنس سی ہی جنس کو میل اچہی اے
ساتہہ نیکی ان ہی اور ہی سب سے لیل
اور کافر سے ہو کافر مبتلا
ساتہہ بدکارونکی ہو بدکاریان
بلبلونکی ساتہہ بلبل خوش ہین
جنس سے انسانکی ای نیک سے
بے تکلیف راہ حق کا یہہ لیے
فیض تا ہو ہم جنس سے سبکو شتابا
کب بکرتے اونکی اونسبت بشر

کب بہلا انسان ہو کر لی حجاب ‏ ‏ راہ حق لیتی فرشتونسی شتاب

اک خلاف جنس سی ہون سو حجاب ‏ ‏ اور ہون ہمجنس سے کہہ فتح باب

فائدہ ہمجنس سے ہو جس قدر ‏ ‏ غیر جنسیت سی ہو تنا ضرر

روح جوا ہی ہی ملک امر سے ‏ ‏ زہد و طاعت سے ہی راغب اسلیئے

جسم اکا خلق سے پیدا ہوا ‏ ‏ خواب و خور مین اسلیئی ہی مبتلا

نفس کے پیدا ہیں شان دو ہوے ‏ ‏ حق نی خود دونوکی اسمین جمع کی

جو کہ ہے یہہ میل جانب خاک کے ‏ ‏ نفس امارہ بنی ہی اوس سے

اور کرے جو روح کی جانب گذر ‏ ‏ نفس لوامہ بنی ہی اوسوقت پر

میل ملک امر کا جب اسمین ہو ‏ ‏ آوی لوامہ کی جانب اور دو

جو بہت کوشش سے لاہوتی کو جا ‏ ‏ مطمئنہ کی طرف پھر رکھتا ہی پا

بعد تہذیب اور کمال اجتہاد ‏ ‏ مطمئنہ ہو وہی اور اہل وداد

اس سخن کی کب ہی امداد انتہا ‏ ‏ ماجرا اون جانورونکا پھر سنا

جواب دینا اوس صوفی کا مریدونکو واسطی تسکین اور دلجمعی کے اور بیان کرنا حال جانورونکا کہ ایک ایک کے پیچھے دوسرا اوڑتا تہا

مرد صوفی کو ندا آئی تہا ان ‏ ‏ یہہ مریدون سی تو اینی کر بیان

جو اوڑی جاتی ہین یہہ مین جانور ‏ ‏ ہین مثال اونکی سمجھ اور غور کر

بہاگتی ہین ایک جو دنیا سے دور
بہہ مثال اونکی ہین تینون جانور
طالب تارک ہین جو دنیا کی ابا
بہاگتا ہی یہہ کبوتر سے یہ سب پہ
اور بہ سب پہ مرغ زرین اسکی ہے
لیکن ہرگز یہہ کبوتر تا زمین
اور پہ پہی مرغ زرین سے اوڑلے
پر نہ ہاتھ آتا ہی اسکی دوسرا
جان جانتا ہی کبوتر کی مثال
[illegible] مرغ اور دنیا کو جان
[illegible] بہی اہل دنیا حرص سے
کر تو دنیا دار کو کتا [illegible]
اہل دنیا واسطی دنیا کے [illegible]
[illegible] اونسی بہاگ کے
بہاگتا ہی مرد حقانی مگر
دوڑتی ہی اوسکی پیچہی یہہ سدا
ہی [illegible] دنیا کا یارو ماجرا

دو دیگر طالب ہین اسکی بالضرور
ایک سے ایک بہاگتا ہی دور تر
ایک کو ہی دوسرا کرتا طلب
مرغ زرین کے فریب و مکر سے
تاکہ اسپر آپ کو قربان کرے
ہاتھ آتا مرغ زرین کی نہین
حرص سے جاتا ہی کو ابھی ابا
گرچہ کوشش کرتے ہین بی انتہا
جاتا ہی حق کی طرف بی قیل و قال
دوڑتے ہی [illegible] کی پیچہی [illegible]
چون [illegible] مردار دنیا پر [illegible]
ہاتھ آتا ہی مردار دنیا پر [illegible]
دوڑتا ہی ہر طرف [illegible]
مرد حقانی سے جا پیچہی [illegible]
[illegible] اوس [illegible] کی خوشتر [illegible]
بہاگتا ہی اس سی وہ مرد خدا
بہاگتی ہی جو اس سی یہہ دنیا [illegible]

اور جو اسکو طلب کرتی ہین جان ۔ بہاگتی ہی دور سے یہہ کو سون میان

تمثیل

اور سن اسپر تو مجہسے اک مثال ۔ تہا ب لوگونکا ہوتا معلوم حال

ایکدن ہارون رشید بادشاہ ۔ تخت پر بیٹہا تہا با صد عز و جاہ

اور گرد اگرد اوسکی لا کلام ۔ تہی کہڑے آدابسی لونڈی غلام

مہربان اونپر جو کچہہ سلطان ہوا ۔ حکم یہہ مختار کار دنکو دیا

جو کہ توشہخانہ مین موجود ہے ۔ سامنی لاکر دہرین اسدم مرے

سنتی ہی مختار کار دوڑ نے جہہ سے ۔ ہر طرحکی نعمتین موجود کے

حکم یہہ لونڈی غلامونکو دیا ۔ شہ نے کین یہہ نعمتین تمکو عطا

جسکو اس نعمت سی جو مطلوب ہے ۔ لے اوٹہا اسمین سے وہ بیگمگو [illegible]

سنتے ہی اس بات کی لونڈی غلام ۔ گرپڑے ایکبارگی ہر اک نعمت پہ تمام

کچہہ کسی نی اور کسینی کچہہ لیا ۔ ہاتہہ اک لونڈی نی شہ پر رکہدیا

ہو خفا بادشاہ بولا شہ نی کہا ۔ رکہدیا کیون ہاتہہ مجہپر بے بہا

غرض کی لونڈی سے جب اسنے کہ تو ۔ صاحب النعمات کا نہ ہو جو تو

اوسکی کمبختی ہی کیا ہر جو شہا ۔ چہوڑ صاحب کو پڑی نعمت پہ جا

بادشاہ سنتی ہی جب اس بات کے ۔ اوسپہ عاشق ہو گیا دلجان سی

اور کہا شہ نی اوسی ای باادب ۔ کر دیا آزاد تجکو میں نی اب

اور یہ سب نعمای او ہا مذہی غلام | کردی تجکو عطا اسے نیکنام

اسطرحسی جو کوی حق کی لیئے | دلسی سب نعمای دنیا چہوڑ دے

چہوڑکر نعمت دنیا سربسر | دل لگا دی اپنی حق سی بیشتر

حق ہو کی خوش اوس شخص سے | آخرت کی نعمتین سب اوسکو دے

تو بہی ای امداد بہر ذو الجلال | دو جہانکی نعمتو نپر خاک ڈال

ماسوا پر ہو نہ ہرگز مبتلا | فالصّا لله حق سے دل لگا

اسمین مذمت اور برای اون لوگونکی ہی کہ فخر کرتی ہین ساتہہ مصاحبت بادشاہونکی اور دعوی رکہتی ہین شامل ہونیکا بیچ اہل سلوکے اور جمع ہونا دو ضدونکا محال ہے

ایسا ہی دنیا جان تو ای بہرہ ور | قرب سلطانی تو کر اس سی حذر

ہوش سرسی لیجاتی ہی اور دلسی ور | قرب سلطان آتش دہ تو دور

ہی سعادتمند وہ ہی ای فناہ | آپ کو جسنے لیا اس سی بچا

قربت سلطان سی بچ کر بیچ نکی | کیونکہ یہہ ہیرا و بال جان ہی

اور ہی ایمانکا ہی اسمین ضرر | ہو سکی جتنا تو کر اسی حذر

اسکی اوپر کہتاہون اک داستان | کان دل ہی تم سنو اہل بیان

نیک لوگونکا طریقہ ہی سبہی | جو بیان کرتا ہون تجہسی ای عزیز

داستان

ایک تہا درویش بس روشن ضمیر
چہوڑ کر دنیا کے سارے کاروبار
خلق سے ہو کر جدا جنگل مین جا
بیٹہ کر اک غار مین تہا سدا
باہر آتا تہا نہ وہ اوس غار سے
بعلت کے جو ہوئی اشتہا
ایکمدت ہو گئی اوسکو بسر
ہی اوس عارف پر عنایات خدا
چہوڑی اس عالم کو جو حق کے لئی
جہد و کوشش شرط ہی پہر آئے پسر
ہی بہت باریک راہ دلربا
ہینگی اس رہ مین بہت گہاٹیان
لہتی ہین حضرت محمد اس نبی
راہ پر جسکے تہا تو سیدہی راہ جا
اولیا ہین راہ پر اس ابتی
تم پہر کر جبکہ کی روزہ نماز
سر باطن کب تیری دلبر کہلے
راہ حق مین جب وکامل بے نظیر
کر لیا تہا اوسنی گوشہ اختیار
کرتا تہا تنہائی مین یاد خدا
ذکر حق مین ہر گہڑی مشغول تہا
پر کبہی حاجت ضروری کیلئے
کہاتا تہا برگ شجر وہ پارسا
ذکر حق کرتی ہوی اسطرح پر
وصل مولا وہ رہتا تہا سدا
بی شبہہ وہ اپنی دلبر سے ملی
راہ مین دلدار کے شام و سحر
چل سکی بی راہ بر کب ای فتا
طی ہون کب بے راہ بر ای فلان
راہ بر لی ساتہہ پہر تو راہ طے
گہا نشیو نہین ورنہ ہوگا مبتلا
اونکی دامن کو پکڑ اور راہ لی
بی مدد مرشد کی کب ہو سر باز
تو عبادت گرچہ کیسی ہی کرے

گرچه کی تو نی عبادت سالہا — لیکہ بی مرشد تو ویسا ہی رہا

جو کہ نہی حرص سی ہوا دل بہرے — اس عبادت سی نہ وہ کچھ کم ہوئے

جو سیا حرص سی ہوا دل تیرے — اس عبادت کو تری پھر کیا کرے

کہتا ہی حق دیکھ دیدہ کرکے باز — شمع کرلی ہی گناہوں سی نماز

تا دلی ہی یہہ تیری روزہ نماز — سیر باطن اس سی کب تجھپر ہو باز

پیروی کر جا نسی مرشد کی تو — تا کہ کردی تجکو سیدہا ہی راہ کو

ورنہ اس رہ مین تجہ بی مرشد سدا — ٹھوکرین کہاتا رہیگا جا بجا

سوچ تو دل مین ذرا ای نیک لے — بیکمان کی تیر کیونکر چل سکے

تیر دیکہا ہی کوئی سی اب بتا — بی کمانکی جانشانی پر لگا

کسنی پایا ہی صراط المستقیم — بی مدد مرشد کی بتلا ای کریم

انتہا رکہتا نہین ہی یہہ سخن — حال اوس درویش کا اب مجہسی سن

آنا دنیا کا اک عورت نازنین کیصورت بنکی آگی مرد عارف کے

درمیان اوس غار سکے وہ پارسا — ذکر و فکر حق مین رہتا تہا سدا

کہان اک روز الغرض شدہ فالی — ایک عورت صاحب حسن و جمال

با ہزاران خوبی و زینت گئی — اگلی خدمت مین اوس درویش کے

جو کرو اسدم قبول حضرت مجہی — کیا کہ میں نکی کرم سی دور ہی

تیری خدمتین ہونگی یا تن مدام — جو کہ فرما تو بجا لاؤن تمام

دیکهه کر درویش نی اوسکی تین ‏ کر لیا معلوم باطن سی وهین

هی یهه دنیا بدگهر اور نابکار ‏ سامنی ای میرے کرکے سنگار

یهه کہا درویش نے ای بیحیا ‏ دور هو مجهه پاس سی تو هرگز نه آ

بهاگ کر تجهه سے یہان آیا هون مین ‏ چهپکی آ بیٹها هون تنها غار مین

پهر کیون ای هی هی آجاتی پلید ‏ مکر مینی دیتا هی تبرکا ای سعید

یهه کہا اوسنی که ای درویش جان ‏ حکم سی حق کی مین آتی هون یہان

هون مین میرے تجهکو ای مرد یقین ‏ فائدا کچهه منع کرنی مین نهین

آتی هون مین حکم حاکم سی یہان ‏ کیون خفا هوتا هی مجهه پر ای میان

کهه کی یهه نظرون سی وه غائب هوے ‏ اور عارف کو هوی دهشت بڑے

یهه کہا عارف نی وه جو آی گی ‏ جو تین مجهسی بهت سی کهائی گی

گر نجا دی گی وه میری پاس سے ‏ گور کا مصرف کرونگا مین اوسے

گر نجا مجهه پاس سی دنیای دون ‏ خرچ اوسکو راه عقبی مین کرون

مال دنیا هی یهه زهر سهمناک ‏ گر اوسی پاوے تو اوسپر ڈال خاک

بیتی اوسکو صرف کر نیک امر مین ‏ تاکه کام آوی وه تیری قبر مین

واسطی حق کے جو دی تو اک یہان ‏ اوسکی بدلا پاوی سو حصه وهان

گر سخاوت کا تو پیشه اختیار ‏ تاکه راضی تجهسی هو پروردگار

چاهتا هی وه جو کچهه پروردگار ‏ کرتا هی اسباب اوسکا آشکار

دس برس تک وہ فقیر اوس غار مین — تھا رہا مشغول حق کی یاد مین

کوئی آتا تھا نہ اوس کے پاس ہی — کیونکہ بستی سی تھا جنگل دور تر

گائین بکری اونٹ خچر اور گدھے — وہان تلک آتی نہ چرنی کی لیے

اتفاقا اک برس تقدیر سے — قحط عالم مین پڑا حد سے سوا

خشک سب کھیت اور جنگل ہوگئے — آدمی حیوان کل مرنے لگے

گلہ ہای اشتر و گاوان و خر — پھرنی چرنے کی لیے ادہر اودہر

کچھ بھی جب پاتی تھی سبزی کی طلب — دوڑتی چوپای جب اوس طرف کو

یونہی پھرتی پھرتی اکدن ناگہان — آئی پاس اوس غار کے سب اتفاقا

چند اک چوپای گرد اوس غار کے — دیکھ سبزہ چلتی چلتی آگئے

پھر تو چروالی وہان آنی لگے — لیکے چوپاے چرانی کی لیے

ناگہان اکدن وہ نکلا غار سے — آگیا ہر ایک حاجت کی لیے

کی تھی جو حق کی عبادت بیشمار — نور حق تھا اوسکی منہ سی آشکار

دور ہی چرواہوں نی صورت دیکھ کے — گرد اوس درویش کی آکر سبھی

اعتقاد دل سی جا ہر ایک نی — کہہ دیا پاؤن پہ سر درویش کے

جو کہ تھا درویش مشغول خدا — اوسکی جانب کو نہ کچھ راغب ہوا

جنکو حاصل ہووے وصل دلربا — پھر اوسکو اور سے مطلب ہی کیا

آخرش سب نے بصد عجز و نیاز — کچھ کہا درویش سے آکے پاس بعد

اپکو خواہش ہوا ب کس چیز کی
دیکھا جو درویش نے اوسکی تمیز
کرکے اونکی عجز وزاری پر نظر
ایکدٹ سی یہہ نفس بد میرا
شیر کی دوا ایک رکبر کہونٹ اید
عوض کی یون تھا سی ہرا ابکی اب
جب انکو دوب کہانیکو ملا
اور کہار ور کیے سب نے با محن
دیکھہ کر درویش اونکا اضطرار
ایک کا تین کر کی اب سب بدر
کرکے بسم اللہ اب ای نیکراہ
کار عقبی مین ہے کوشش شرط یار
کوشش جانسی سُن ذرا ایہہ بیان
سعی و کوشش ہی اونہین کے بامُراد
بی سفر چلنی کی کب ہو راہ طے
راہ کو کر قطع چل پاون اوٹھا
ہو مسافر کو کہان آرام و خواب

حکم کبھی ہم بجا لاوین اسپہ
پاس سی کی کیسے یہہ ٹلنی کی نہین
یہہ کہا کچھہ دودہ لاؤ ہوا اگر
مانگتا ہی دودہ مجھہ سی بیرملا
تا مین نا نفس کا دون زہر مار
گائین بکری ہوگئی پی دودہ سب
شیر اکی خشک بستانسی ہوا
تمنی جو جانا آیا ہے جن
یہہ کہا اونکو کہ ای مردان کار
اوسکو دوہو تم خدا کے نام پر
سعی کرنی ہوگی امداد اللہ ہے
جہاد کوشش کر جو ہی ہوشیار
کہتی ہین کیا سرور احمد امین
کرتی ہین جو نفس سی اپنی جہاد
جہد کر چل منزل مقصود کے
پہنچنی کا راہ مین کیا ہی فائدہ
ہر گہڑی رہتا ہی دسکو اضطراب

راہ حق دیکھا ہی کیا آسان یار — جو پڑا ہی تو یہان پاون پت

راہ لی چل عیش کو دامن کو پہاڑ — تا نہ او لجھی الجھی اندر خار و جہاڑ

ہی یہہ منزل پر خطر با خار و زار — جو تو جا کیر ہو نہیں ہو بالکل فگار

یعنی یہہ کبری ہی او جھگڑا ہی یہان — جو بنا تن کو تیری زخمی کرین

ملاق میں رکھہ تن ہی تو کبری او تا — پا دل فارغ تو پہر لے راہ یار

دور ہی منزل بہت رہ میں یہان — اور بہت ہی جابجا کانٹوں کی جہاڑ

چاہتا ہی تو جا اس راہ کو — ہاتھہ میں لی اپنی تیشہ تیز کو

قطع کر یہہ خار رہ ہی تا کہ تو — جا پہونچی منزل مقصود کو

ور دل بی تیشہ تیر اتن ہو فگار — رو کدین رہ ہی ہجی یہہ سنگ و خار

یعنی لا ہی تیرے تیشہ بنا — سنگ غیریت کو پہر دہی اوپا

منزل مقصود الا اللہ کر — سیر جا دہان باطل آگاہ کر

یعنی یہہ حرص و ہوائی دنیوی — غیر حق کی ہی تری دل میں بہری

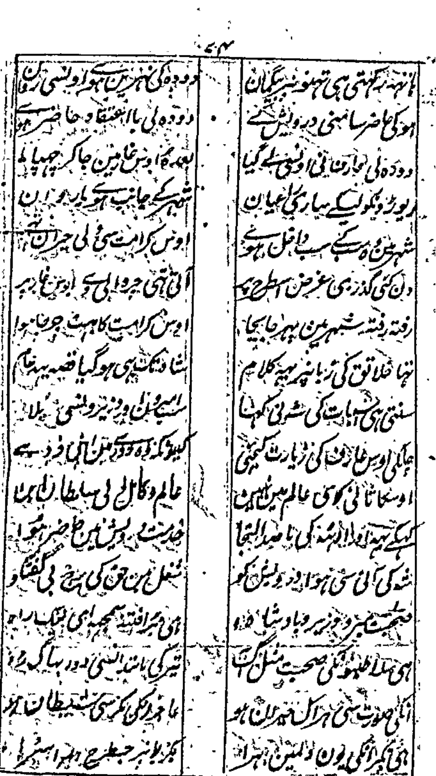
بہر حق تو دل سی انکو دور کر — نور عرفان ہی اسی معمور کر

یہہ سخن ہی لی بیان ہی دو تو — حال درویش کا سمجھنے سی تو

قصہ دو بینا ایک بہیری کا آزمایش اور بد اعتقادی سے

ایک جو والہ عرض اور بنی دہیا — پاس ہم کا درنا سیدہ لی گیا

اور سکی وسنی کا ارادہ کر لیا — کہ لیوی امتحان درویش کا



ناتہہ پر کہتی ہی تہو سب نگیان
ہوکی حاضر سامنی درویش کے
دودہ لی جا رحنا تی اونسی لے گیا
ریوڑ و نکو لیکے سیاری اعیان
شہر مین وہ سب کے سب داخل ہوے
دن کئی گذری غرض اسطرح پر
رفتہ رفتہ شہر مین یہہ جا بجا
تہا خلائق کی زبانپر یہہ کلام
سنتی ہی آیات کی شرح کی کہنا
جا ملی اوس عارف کی زیارت کیجئی
اوسکا ثانی کوئی عالم مین نہیں
کہکے یہہ اولاد اللہ کی تا صد التجا
شہ کی آ لی سی ہوا درویش کو
صحبت میر و وزیر و بادشاہ
ہی ملا طہو کی صحبت مثل گرب
اونکی صورت سی ہر اک حیران ہو
ہی مگر اونکی یون دل مین پہرا

دودہ کی نہرین بہا کے اونسی رن
دودہ لی با اعتقاد حاضر ہوے
بعد ہوا وس غار مین جا کر چہپا
شہر کے جانب سے ہو یار و ان
اوس کرامت سی لی حیران تہے
آلی تہی جو والی سے اور غار پر
اوس کرامت کا بہت چرچا ہوا
شاہ تک بہی ہو گیا قصہ یہہ تمام
سنکی امیرون وزیر و نسی کہا
کیونکہ وہ دور مین اپنی فرد ہے
عالم و کامل ولی سلطان ہے
خدمت درویش مین حاضر ہوا
شغل مین حق کی بہت ہی گفتگو
ہی مگر افتہ سمجہ ای لنگ راہ
تیر کی مانند اونسی دور ہاگ کے
ما ہر ذکی مکر سی شیطان کا ہو
مکر لانہ جسطرح پہرا اسپر

پاس سلطانون امیرونکی بجا
صحبت انکی کیر دغفلت لائی ہی
اس سبب فرماتی ہین خیر الزمان
بدہون جو ہمنشین وہم طعام
جو ہوی عالم جا امیرونسی ملنے
بس مرو انسی بچو ای مومنین
الغرض شہ عجز وزاری سی سدا
پہر تو دونون عارف وشہ بی خطر
ہولی ہوتی تہا یون سلطان نی
سوچکر دلمین کہا دستور کو
باعث برکات رحمانی ہی یہہ
اسکی قدمونکی طفیل اسی پہر وزر
شہر مین ہوا اسطرح کا مرد جو
امر ملک آیا وزیر حیلہ جو
باادب کی عرض یہہ درویش سے
مرد آزادہ تہا وہ مرد خدا
بولا وہ سن ای وزیر ایک مجکو کیا

آپ کو انسی بہر صورت بچا
اور قناعت کا اثر لیجا ہی ہی
دین حق کی ہین این یہہ عالمان
ساتہہ سلطانون امیرونکی مدام
دین کیچ بیشک ہی ہووہ چو نٹالی
تا انہا را بچ رہی اسلام و دین
پاس اوس درویش کی رہنی لگا
ہوگئی آپسمین جون شیر و شکر
خوب ہی جو شہر مین عارف چلی
جو چلی محلونمین عارف خوب ہو
سایہ انوار ربانی ہی یہہ
رحمت حق ہووے نازل شہر پہ
زینت ہی رونق اسلام ہو
پاس اوس عارف کی با صد گفتگو
شہر مین چلئے تو اب کیا خوب ہی
بہاگتا تہا خلق سی کوسون سدا
خلق کی ملنی سی بتلا فائدہ

مجکو ابادی سی ہی ویرانہ بہلا
ہی موافق طبع ویرانہ مجھی
طالب آرام نفس اپنی کا اب
جنی حق کا ہون طالب مین سدا
ہی بہلا حق مین میرے گوشہ سدا
کہتی ہین حضرت محمد مصطفی
اختلاط خلق سی ہی جو بچا
فائدہ وحدت مین ہووے جس قدر
جسنی کثرت سی بچایا آپ کو
پہر وزیر حیلہ جو نی عرض کے
کب ہو بچتا خلق کو دین خدا
یون اگر گوشہ پکڑ بیٹھے اولیا
یون کہا درویش نے ای باوفا
لیک جو بہا ہوا ہی با شعور
جو نہ بیمار ہی مین پہیرا پکر
اور صحت جسنی پائی ہر مرض سی
انبیای اولیای نی جنہین

اختلاط خلق سی ہی سو بلا
اور ہر اک طالب آرام سے ہے
مین نہین ہون تی وزیر با ادب
خوب تنہائی مین ہو مرضی ادا
کام فرمین ہی کا کنیا فائدا
جو رہا تنہا وہ آفت سی بچا
جان اپنی کو سنا بہشت لی گیا
تو دین نبی سو ذرہ ہو کثرت مین خبر
کافی ہدایت کا ہوا سلطان وو
گر پکڑتی اسطرح گوشہ نبی
رہتا گمراہی مین ہر اک مبتلا
راہ حق پاتی یہ کب خلق خدا
جو کہا تو نی یہ حق ہی اذ بجا
چاہئی پیر ہمیرا وسکو بالضرور
لی بچہ وہات وہو کی جان سی
کیا دوا پیر کی حاجت او
پیچ بیماری سی ہین پاک ہی متین

کیا نہ مجھ مین مرض کچھ باقی ہی اب
سنکی بولا وہ وزیر ای نیکخو

تارک دنیا ہو تم تو بالیقین
خود بخود آئی ہین ہم با التجا

تیری نفس پاک سی ای مہربان
تیری صحبت سی ہوئی ہی بہر تمام

سامنی تیری ہوا و حرص سب
ہین یہہ فرماتی امام المرسلین

نفع جس سی ہو خلایق کو تمام
تم بہی اسپر کچہہ عمل اب کیجئی

کرتی ہین کفران نعمت جو کوئی
بولا عارف چاہی تشنہ چاہ پر

جو کہ چاہی جسی وہ آوی یہان
ایکمدت الغرض سطح یہہ

آخرش جاتا جو عارف نی کہین
بولا بہتر تیری فرحت کی لئی

بعد اسکی جو مصلحت وقت ہی
چاہی پر سہتیر مجکو اس سبب

کسر نفسی سی یہہ اب کہنا ہی تو
آپسی ہم پاس تم آئی نہین

آپکی خدمت مین آئی پیر ہم
ہوگئی روشن ہماری جان و دل

عیش دنیا سرو بالکل لا کلام
مجہ دل سی ہوگئی ایک لخت اب

ہین وہ سب لوگ ہمین بہتر بالیقین
فائدہ اوس سی اوٹہا وین خاص و عام

فیض اپنا خلق سبکو دیجئی
تیری صحبت سی ہون شاکر نہوا

چاہ پیاسی پاس کب جاتی بسر
مین بہلا کسو اوٹہی جاؤن ہان

عرض کرتی ہو گئی اوسکو بسر
یہہ وزیر اب یہانسی ٹلنی کا نہین

مین چلونگا شہر مین سلطان کی
وہ کرونگا تیری خاطر جان نی

ہو لیا درویش ہمراہ وزیر
شاہ نی دیکہا جو اوسکو دور سی
وہ فقیر آیی خلاصی کی لئی
تا کہ دیوانہ سمجہ کر اوسکو ہی
باہر درویش وہان مستانہ وار
بی محابا اسقدر مارا کہ شاہ
بہاگ کر نکلا جہٹ اوس والان سی
اوس مکانسی شاہ جب باہر ہوا
شاہ نی جانا کہ عارف لطف سی
اس مکانمین تہ یہہ وب کر مری
مارنی مین اسکی یہہ تہا فائدا
چاہی تہا عارف چہپانا آپکو
چاہی تہا یہہ تو کہ ہو بی اعتقاد
صدق سی با ہزاران التجا
عرض کی ای پیشوای عارفان
کیا کرون احسانکا تیری شکر مین
خضر کی کشتی جو توڑی جو رسی
سو کی دولت خانہ شاہ کبیر
اوسکی آیا واسطی تعظیم کے
مارنی پتہر لگا سلطان کو
چہوڑ دی سلطان نی وہ ولی
مارتا تہا لی خطر پتہر ہزار
بہاگ کر وہانسی گیا با درد و آہ
جسمین بیٹہا تہا وہ سلطان اوسی
حکم حق سی وہ مکان جہٹ گر پڑا
مارتا تہا مجکو پتہر اسلئی
کیونکہ تہا معلوم اوسکو کہ ہے
تا کہ اس صدمہ سی دی مجکو بچا
حکم حق تہا مبتلا ہیہات ہو
اور ہو تہا شہ کو زاید اعتقاد
آکی شہ جا دف کی قدمون پر پڑا
لطف کا تیری کرون کیسا بیان
جسمین تیری ہزارون لطف ہو
تا کہ وہ ظالم کی ہاتہون سی بچی

اسطرح مجکو ہی تو ای خضر وار / کردیا سو ورطۂ قاتل سے پار

جانا عارف نی کہ ہی حکم خدا / کیا ہی چارہ جب ہوا امر قضا

دلسی اپنی پہیر یون کہنی لگا / مرضی حق یہی تو اب یہان آ پہنسا

مرضی حق پر ہی رہنا چاہیے / زہر ہی اک عرصہ چکہنا چاہیے

یعنی خواہش پہر خدا کی ہر بلا / چاہیئے راضی رہی صبح و مسا

مال دنیا گرچہ ہی زہر اور بلا / زہر ہی چکہنی ذرا پہر خدا

الغرض کہتی ہے عارف شاہ کی / شہر مین آیا نکل کر غار سے

شہ نی عارف کی لئی با عز و جاہ / کردی تیار مجلس اور خانقاہ

ہر طرح کی نعمتین موجود کی / واسطی درویش کی با صد خوشی

لیک وہ مغرور اک جان ور است باز / ہوگیا ظاہر مین اندر عز و ناز

عیش دنیا مین تہا ظاہر مین لگا / لیک باطن مین تہا وہ سب سے جدا

پوستین اور دلق کو یہین ہوئی / نفس سی کرتا جہاد ہر دم ولی

ایک حجری مین وہ تنہا بیٹہ کر / کرتا تہا یاد خدا شام سحر

با خوشی رکہتا تہا ایسی گذری مین و / فقر پہر کرتا تہا محکم آپکو

الجہہ اوس سی وہ سبہی حاصل نہ تہی / مع فقر ونکو دیا کرتا تہا سے

گرچہ ہی دنیا پہہ ما عون ازلی / پر اہی مومن کی لئی بستا لعمل

مال دنیا گرچہ ہی زہر بعد بلا / تہا بکمت کر خرچ اسکو تہی کب بنا..

نیک کا مومن تو تو اوسکو صرف کر
مال دنیا کو بقا گرچہ نہین
واسطی دانا کی دنیا خوب ہی
جانتا ہی جو کہ منتر سانپ کے
گر نہو منتر تجھی معلوم یار
تا نہ ہو دی ہاتھہ اپنی جان سی
مال دنیا کی نہ ہرگز گرد جا
الغرض درویش کو رہتی ہوے
دس برس اوسکو گئی یون ہی گذر
زہد و طاعت مین جو آیا کچھہ بہم فتوح
تھی یہہ رسم شاہ جو ہوتا سوار
دست بخشی کی وہ سلطان تھی اخی
الغرض اکدن اوسی معمول پر
اور اوسی حالت مین وہ بیٹھا تھا
ناگہان زن جو چلی آئی تھی یک
پوچھا عارف نی کہ تو کس واسطی
عرض کی اوسنی کہ ای سلطان جان

ورنہ تو کتا سا ہی مر جائیگا
خوب ہی گر خرچ ہی اندر کار دین
اور نادانونکو بد اسلوب ہی
سانپ اوسکا یار جو ہوا ہی اخی
سانپ کی مت گرد پہر تو زینہار
یاد رکھہ یہہ بات میری بابلی
جو تو جاوی خرچ کر راہ خدا
ہوگئی دس سال اوس درویش کی
پیر اویسا ہی اپنی حال پر
گرچہ ظاہر مین تھا دنیا مین غرق
بہر نظم ملک یا بہر شکار
آکی زیارت کرتا اوس درویش کی
اوسکی زیارت سی ہوا وہ بہرہ مند
یاد مین اللہ کی مشغول تھا
سامنی ہی وہ سر بار اگئی
آئی ہی مجھہ پاس اب بتلا مجھی
تجھسی مین ہوتی ہون رخصت اب یہان

یون کہا چل دور ہو ای بی حیا
تو دغا دیتی ہی ہر اک کو پہر جو وہ
دور ہو مجھسی کہین اب ای بخی
پاس میری دو نو یہہ موجود ہین
دور ہو یہانسی تو جلد ای بی حیا
ہو گئی غائب نظر سے سن یہہ ذکر
دیکہی کسطرح ہو ویگا جدا
معتقد مجہسی ہی ہر چہوٹا بڑا
دیکہی تقدیر سی ہو گیا سبب
شاہ رکہتا ہی بہت تعظیم سے
پہرہ کی بہر لاحول ہوا شاغل سب
جو قضا آوی تو ہو بر عکس کار
جو کیا چاہے ہی کوی کار رب
ایکدن تقدیر سی ناگاہ بار
جستجو کی اور محنت بی شمار
رنج بی حد پایا اور تکلیف سخت
وہانسی ہٹ کر شہ اوسی معقول

مکر سے تیری خدا رکہی بچا
ہو ترا بع تو اوس سی دور ہو
پوستین اور دلق مجہہ پاس ہیج دی
مین نہین آیا ہون تیری داؤ مین
کب تلک دیگی مجھی بہلا دہ نما
اوسکی فتنہ کا ہوا عارف کو فکر
مال و دولت دنیوی مجہسی بہلا
ایسی مجکو کرے کیونکر جدا
تیل کہل سے ہو جدا کسطرح اب
دیکہی رسوا کرے کیونکر مجہی
ہوگا جو حکم خدا سے میرے اب
ہو وین سب بی بال بحل اور زار
غیب سی کرتا ہی اوسکا کچہہ سبب
شاہ جنگل کو گیا بہر شکار
پہر ملا اوسکو نہ وہان اوسنے شکار
دل ہوا گرمی سی شہ کا لخت لخت
خدمت عارف مین آیا دوڑ کر

کرکے قابو پہ وہ اوس لیکے
آیا تہا گرمی مین گہبرایا ہوا
شدت گرمی تہی اور رہ کا تکان
ایکطرف تکیہ لگا دیوار کا
شاہ تنہا اور وہ عادت تہا وہان
ننگے ہو شہ کی شکم پر گر پڑے سی
چاہا تہا اوسکی شکم پر سی اوٹہا
جاگ اوٹہا ایکبار گی شہ خواب سے
دور کر جہٹ محل مین داخل ہوا
بولا خفت سے کہ جبتک آوے تیر
اور کرے آ قتل اوسکو برملا
کیا کیا تہا مین کہو اسکا برا
کیا نکوہی کا ہی بدلا یہہ کہو
جو وزیر اس امر سی آگہ ہوا
کر کی اپنی لطف و احسان پر نظر
شاہ بولا تجکو بخشی اسکی جان
چہین کر اوس سی یہہ اوسکا نکال

پاونپر اوسے دیا سو صدق سی
اوس جگہہ آرام کچہہ اوسنے لیا
کچہہ ہوا آسودہ شاہ اوس مین جان
جون منشا تہا کی غافل ہو گیا
خنجر سلطان نکالکر از میان
اوسے مہربانی سی عارف کی جہی
اکطرف در کہا رن ہی غافل بادشاہ
ڈرگیا شمشیر ننگی دیکہہ کے
پر غضب سے آگ کا شعلہ بنا
تا کرے درویش کو اسدم اسیر
تا کہ دیکہی فعل کی اپنی سزا
پاؤنپر رکہا تہا سر اسکی سگا
کہینچی خنجر جو ہماری قتل کو
بڑہ کی استغفار یون شہ سی کہا
جان بخشی اسکی کراے نامور
پر تجہی لازم ہی اسکو اس زمان
کرکے ننگا شہر سی باہر نکال

ہوتی ہیہ صدق وفا سی اہل دل
مست ہونا زان لطف پنہ انکی کبھی
اعتقاد اہل دولت پہ نہ کبھی
ایک ہم بی حقیقت سی وہ شاہ
دشمن جان اسقدر اوسکا ہوا
دل لگا اوس شاہ سی اپنی بی وفا
دیکھکر کہ سکے وہ جرم و گناہ
چھوڑدی جو ایسی شاہنشاہ کو
سو خطائین کرکے تو آوی جو بہر
مال دنیا کی ہی ہی بس وفا
جان سکتا اپنی عارف لیگیا
جو دغا کہاتا وہ اوسکی مکر سے
زہر تیغ بی دریغ شاہ دولت
کی تہی اوسنی احتیاط سی جدر
جان و تن اپنی سلامت لی گیا
حیف ہی صد حیف ہی جسبا سکو
خاص لذت اوسکی جو وقت خطا

وہم سی بس حقارت آیا خلل
دم بدم جو بن شبان دم بدم دلی
دل پیچھو کو تکا ہی مری اچھی
ہوگیا بدظن اوسکا فسی آ
جسطرح بکریکا ہو دشمن بہیڑیا
جو ہزارون جرم بخشی اور خطا
وہی ہی روز ہی لطف سی ہم و نگاہ
اوس سے زیادہ بی وقوف کسکو ہے
ناصح درگاہ مین اوسکی تو پہر
دل لگانا اوس کو ہی ہی بیشک خطا
کیونکہ دنیا پر ایسی دل دیا
قتل ہوتا تہہ سی سلطان سی
ہوتا عارف بی شبہ اور دیوانا
مال دنیا پر نکلی اتہی کچہہ نقطہ
مکر سی دنیا کی دوزخی وہ بچا
ہو تو یون نادان بہتر مطلوب ہے
ہی آوی وہ زہر قہر شراب



شیخ اپنا شہ تجھی ہر دم کہی
مست مدہوش اس خطا سی بی ہی
پوچھتا ہی گویا تو اوس شاہ کو
الامد للہ ہی کیا اسلام و دین
جرعہ اک بحر قدم سی نوش کر
ساقیا آب آگہہ مت دیر کر
عیش کی سامان سب موجود ہین
آگہین دی بہر حق ایک بہر جام

یہہ ندا سنکر کے تو مدہوش ہی
ہر دم آگی شہ کی تو سجدہ کرے
کچہہ نہین کرتا ہی یاد اللہ کو
شرک ہی یہہ تو برب العالمین
آیت لا تشرکوا در گوش کر
دل مرا تجہہ بن ہوا زیر و زبر
تجہہ بنا ہر ساقیا نا بود ہون
عیش و عشرت جس سی ہو وہ لا کلام

آگہین ملیں مستی اونکی ہی جو مضمون دنیا کی ہین غرق ہین واسطے حظ لی دنیا

کیا ہی دنیا منصب دنیا ہی دون
اوس سی آلودہ کبھی تو تو اگر
روی آسایش نہ دیکھی گا تو جان
منصب دنیا نہین تو جا نتا
راہ حق سی دور جو تجہکو کرے
ہی ہی دنیا سمجہہ ای نیک تر
مایہ بدنامی اوسکا نام ہے
نام نشان ہر وقت خاص و عام سی

گر دمت جا اوسکی تو اہی پر جنون
ہاتہہ اور منہہ اپنا ہی نیکو سیر
ایک سر سو ہی کہین اندر جہان
ہی دہ کیا ملن لی تو اب تجہہ سی
اور ڈالی کوی فرقت بین تجہی
لی قماش و نقرہ و فرزند و زن
سر بسر ناکامی اسکا کام ہی
زہر کا پیالہ پلاتی ہی تجہے

واسطی اوس نے ہر کے تو دالت اوس آ
منصب دنیا ہی وہ جسنی دیا
منصب دنیا ہی وہ ای بر فنون
خوش ہے وہ مقبول جسنی یہان کہو
اور اس حلوا و نان سہل ی قتا
خوش ہی وہ دانا کہ جو یہان چھوڑ کر
مار کر اسپر عمدہ اپنی پشت پا [illegible]
مثنوی مین مولوی معنوی ہے
ترک دنیا گیر تا سلطان شوی
چھوڑ دنیا کو کہ تا سلطان ہو تو
زہر دارد در درون دنیا چو مار
زہر این مار منقش قاتل است
زہر قاتل ہے یہہ مار نقشہ دار
زین سبب فرمود شاہ اولیا
اس سبب کہتی ہین شاہ اولیا
حب دنیا راس کل خطیئۃ
حب دنیا سب خطا و گناہی ہے سر

ہوگا تو کب تک خراب ای نیک ذات
خرمن دین کو تیری بالکل جلا
اسطرح جسنی کیا تجکو زبون
ہا نہیں ہی چھوڑا نہ اپنی دین کو
مونہہ کو اپنی کچھ نہین منہہ مین کیا
منصب دنیا ہی دونکو سربسر
خاندین جون شاہ مردانگی کیا
نکتہ اک فرمائی ہین سن ای اخی
ورنہ ہمچون چرخ سرگردان شوی
ورنہ مثل چرخ سرگردان ہو تو
گرچہ دارد از برون نقش و نگار
می گریزد زو ہر آنکو عاقل است
بہاگتی ہین اس سی جو ہین ہوشیار
آن گزین اولیا و انبیا
ہین وہ مقبول ولی و انبیا
ترک دنیا راس کل عبادۃ
ترک دنیا سر ہی ہر طاعت کا پہر

چھوڑ دنیا کو جو تو ہی ہوشیار — عاقلونپر جان یہہ مردار ہی

بلے تو تحصیل مین اوسکی تو یار — کھینچے محنت اور ذلت بی شمار

بعد اسکی چھوڑ کر یہہ راہ لے — حسرت اور افسوس کو ہمراہ لے

اسمین اول تو ہزارون محنتین — اور آخر مین ہون حاصل حسرتین

اہل دنیا غرض یہان اور وہان — محنت اور حسرت مین ہنگی بیگمان

یا الہی مجکو ہی یہہ خدا — الفت دنیا کی دونسی رکھہ بچا

حب منصب حب جاہ و حب مال — وہبی ابی مری دل سی نکال

سوا حب حق حب خدا — مجکو اب بہر محمد کر عطا

غیر کی الفت سی کر کے مجکو دور — ہر دم ہر لحظہ تو رکھہ اپنی حضور

اسمین بیان ہی کہ آدمی کو چاہئی کہ خلق کی بہانے کہنے پر خیال نکرے موافق حکم خدا رسول کی عمل کرے

گر تو بیٹھا آفاق مین خلقت سی آپ — بدزبان خلق سی چہٹتا ہی کب

تول ہی جو زبان سی جو بچا — حق پرست ہو یا کہ ہو وی خودنما

گو کہ ہو ان مین کرامتین ہزار — اور ہو گہوڑی پہ گر تو ہی سوار

گر زمین سی آسمان تک تو اڑی — پر نہ طعنہ خلق سی ہرگز بچی

اسکی کوشش سی نا پسند تو — پر نہ بند ہو وی زبان عیب جو

جمع ہوان اہل نفاق آپس مین جب — اہل تقوی کی بدی کرتی ہین سب

تو خدا کی بندگی سے منہ نہ موڑ — کہتی ہے جو کچھ کہے خلقت کو چھوڑ

چاہیے راضی ہو بندہ سے خدا — غیر کی راضی و ناراضی سے کیا

حق سے بد اندیش کب آگاہ ہے — خلق کی غوغا سے وہ بیراہ ہے

چھٹ سکے ہے انسے کب تو اے ولی — گو کرے سو حیلہ اور مردانگی

چھوڑ لے ہے خلق کب پیچھا ترا — گرچہ تا بیرون کرے تو لا کھا

جو کوئی گوشہ کرے ہے اختیار — اختلاط خلق سے رکھتا ہے عار

یوں کہیں اوسکو کہ ہے یہ مکر و ریو — آدمی سے بھاگتا ہے مثل دیو

اور جو ہووے خندہ رو خوش ادا — اوسکو کب جانیں یہ نیک و پارسا

اور جو کوئی ہو غنی اور کامران — اوسکو بولیں ہیں یہ فرعون زمان

اور جو کوئی مرد درویش نکو — فقر و فاقہ سے کوئی سختی میں ہو

یوں کہیں اوسکو جو یہ لاچار ہے — اسکی بدبختی کا یہ ادبار ہے

اور جو کوئی کامران تقدیر سے — رتبۂ شاہی سے اپنی گر پڑے

خوش کہیں کب تک ہو یہ گردنکشی — ہو خوشی کے بعد آخر ناخوشی

اور جو کوئی مفلس و مسکین فقیر — تنگدستی سے وہ ہو جاوے امیر

کہہ بولیں حق ہیں اوسکی کینہ سے ان — ہے یہ دون پرور فرومایہ زمان

ہاتھ میں دیکھیں جو تیری کوئی کار — سمجھیں تجھکو بس حریص اور دنیا دار

اور جو بیکاری کرے تو اختیار — سب گدا پیشہ کہیں اور مفت خوار

[illegible]

[illegible]

اور جو تو باتون ہو بولین تجہی
اور جو خاموشی کری تو اختیار
اور کہین نامرد ہو ہو بردبار
اور دلیری مردمی گر تو کرے
اور کم کہاوے کرین طعنہ اوسے
اور جو خوش خوراک ہوے اور خوش لباس
بی تکلف ہہ جو کوئی مالدار
اوسکو یون طعنہ کرین یہہ ہیچا
اور جو گہر اچہا بناوی نقش دار
اوسکو دین طعنہ کہ اپنی کو جوان
ہو مسافر ہوئے کوئی عمر بہر
یعنی ہی زنگی بغل مین بہہ بڑا
اور کرین اہل سفر کو یون خطاب
ابتی یہہ صاحب نصیب ہوتا اگر
مرد و زن کو کہین یون خرد بگیت
اور کری گر زن کری کہتی ہین یون
گر کسی سی بردباری تو کرے
حق حق و بق بق سدا کرتا ہے
نقش دیواری کہین تجکو پکار
ڈرتا ہی ہر شخص سی تو زینہار
تجہکو دیوانہ سمجہہ ہا کہین پر
مال اوسکا ہی یہہ اور وکی لیتی
تن شکم پرور کہین اوسکو یہہ اس
ہہ کہ زینت بالمیہ ہی عار
ہی فقیر سہ یہہ نہ بہتی اور نہ کہا
خوش لباس اور خوش وضع ہاوتا
رکہتا ہی آراستہ مثل زنان
مرد اوسکو کب کہین اہل سفر
کسطرح عقل و ہنر آوی بجا
بخت برگشتہ پہرتی ہی یہہ خراب
پہرتا کیون شہر و نشہر و دربدر
اسکی پہرنے سے ہی رنجیدہ زمین
پڑگیا دلدلین سرسی غرضکی جوان
یہہ کہین غیرت نہین ہی کچہہ اسی

نا سنی تو بات نہیں کرا تو بس — ہاتہ تیری ہنو کی کل کوشش و بس

جو ہنود اقالیم بتان خشک و دلق — رات دن کرتے ہے اوسکو طعنہ خلق

شناعت
باپ کے جون یہہ بلے آخر سفلہ مرد — جاگا دنیا سے بصد افسوس و درد

کون ہی جو زبان سے جو بچا — با خوشی گنج سلامت بین رہا

جب نہ چھوٹے ہاتہ سی حضرت نبی — دشمنون کے کیا حقیقت اور کی

یہہ خدا کی مثل بے انباز و جفت — کیا کہا ترسا نے اوسکو ای شگفت

جو روا و بیٹا مقرر کر دیا — مریم و عیسی کو اوسکا بر ملا

پاک ہی وہ ذات او ز رو جہ ولد — لم یلد لم یولد الله الصمد

کب چھٹی کوہی کسی کی بات سے — مبتلا کو صبر ہر دم چاہیے

کب کوئی یہان جرم مردم سی بچا — نیک یا بد برا ہو یا بھلا

کہنی سنی خلق پر مت کر دہیان — صبر کر کے مجہ سے سن یہہ داستان

گر سنی تو دلسے یہہ میرا بیان — خلق کے ہاتون سے جب پاوی امان

حکایت بوڑہی مرد بیوقوف کی

ایک بوڑہا مرد تہا بس بے شعور — عقل کے غم سی تہا وہ چلنی سی دور

ناگہان عزم سفر آیا اوسے — اپنی بیٹے کو چلا ہمراہ لے

ایک گہوڑی پاس تہی اوس پیر کے — ہو سوار اوسپر کیا رستہ کو طی

تہا پسر اوسکا پیادہ در رکاب — ہر دو باہم در کلام و در خطاب

لڑکی جو ایک گروہ بیدوان
خود سوار ہو کر کری طی راہ کو
باری باری چاہئی ہونا سوار
پیرکی یہہ بات جو اوس نے سنی
کر دیا گہوڑے پہ بیٹہو کی سوار
سامنی جو ایک گروہ اور آ گیا
یہہ عجب لڑکا ہے بی عقل و شعور
طفل کو بیٹہا کے رکاب کر دیا
راہ طی آسان کری طفل او جوان
یہہ نصیحت جو سنی اوس پیر نے
کر گئے دونو نوئی کے بر عکس کار
سوجھی یون گہوڑے کو اب تکلیف دین
اتنے مین اور ایک جماعت آ گئی
ای ستمگر رحم کچھ ہے بے زبان
چاہئے ایک اسپ ہو دو نی سوار
ستم این بے زبان پر ہو روا
شکر خالق کا سواری تجکو دی

یہہ کہا سب نے کہ ای بڑہی میان
رحم بیٹے پر نہین کرتا ہے تو
تاہنو یتا او دیکہتا تہک کی نزار
الفت پدری کی دل مین جوش کر
خود پیادہ ہو لیا زار و نزار
دیکہہ اوسکو یار نے طعنے لگے
ہے یہہ خبطی یا کہ مجنون بالغرض
خود ضعیفی مین پیادہ ہو لیا
پہر ہوا ایک وسیلہ مین لسن ناتوان
طعنے لوگون کا بہی یاد آیا اوسی
ایسا سمجہہ کی پہر ہولی دونو سوار
آگے پہر بڑہے سے اور وہان سے پہر
ایک ہی جماعت پہر کہنے لگے
ای کیا مرکے تو نے ہو مہربان
یہہ کیا این عاجز پہر تو لی دو کا بار
گو یہی حیوان پر ہے مخلوق خدا
مہربانی کر تو اسپر اپنے ای

جو سنا یو نہی کی یہ اولیتی [illegible]
پینے دودہ پھر تو [illegible] لیسی [illegible]
گر لی پڑتی جالی دہ تو [illegible] بستر
اور ایک فرقہ [illegible] کر [illegible] بر ام
گرتا پڑتا جاتی آپ وہ [illegible]
اہی سواری سنا [illegible] موجود انکی [illegible]
پہلی تو [illegible] پڑتا ہی [illegible]
کیوں [illegible] ہوتا [illegible] سوار
جب [illegible] سواری چھوڑ کر
سمجھنا [illegible] دنیا میں [illegible]
اور [illegible] سب کا [illegible] قضا
عقل کامل [illegible] حاصل [illegible]
[illegible] حیرانی ہی [illegible]
تا [illegible] منزل [illegible] مقام
[illegible] قول [illegible]
[illegible] قبول [illegible] [illegible]
[illegible] کام میں [illegible] مشغول

ولی میں [illegible] [illegible] اور
پا پیادہ [illegible] [illegible] سفر
اور [illegible] جالی خالی [illegible]
دیکھا اوس [illegible] حال [illegible]
[illegible] ہمراہ ہی [illegible] مگر
میں پیادہ [illegible] مگر
[illegible] لگی
[illegible] سلطنت [illegible] فنا
[illegible] سر
[illegible] دیکھا [illegible] میں
عقل و ہوش [illegible] فنا
فہم [illegible] حیران [illegible]
[illegible] مشکل [illegible] ہوا
[illegible] عقل خام
راہ چلنا [illegible] ملول
راہ [illegible] خلل
کام میں اوسکی [illegible]

لغو سی بچتی ہی لب خلق خدا ‌ ‌ ‌ آپ کو امداد تو اپنے بچا

خلق کے اچھے بری کہتی ہی تو ‌ ‌ ‌ رنج و غم مین ڈال مت آپ کو

کہنے سُنتے پر نکر انکی خیال ‌ ‌ ‌ کام کر راضی ہو جس سے ذوالجلال

نیک او رند پر نکر ان کے نظر ‌ ‌ ‌ کام کا جو کام ہے وہ کام کر

سا قیا انکو غم دنیا و دین ‌ ‌ ‌ اس سے اوس ہے نا مین ہون فا رغم

ہوتے دنیا مین خیال اکتساب ‌ ‌ ‌ اور نہ عقبی مین غم اجر و ثواب

شغل ہو ہر دم خیال یار سے ‌ ‌ ‌ بیخبر ہون ہون اپنی کار و بار کی

ہون مین یون اندر خیال عشق یار ‌ ‌ ‌ غیر استغراق کے ہو کچھ نہ کار

اسمین بیان خاموشی کا جو بہتر ہی سب خوبیون و جادوؤن انسان کیسی

لیا ہی دنیا جان ای صاحب کمال ‌ ‌ ‌ پھر جو ہی بحال تیری قیل و قال

کھول کان اور لب کو بند کر ز مقال ‌ ‌ ‌ ہفتہ ہفتہ ماہ و ماہ سال سال

کر تو خاموشی کے عادت اختیار ‌ ‌ ‌ جس سے ہو وی دل تیرا کچھ ہوشیار

ہو وی بعضی گفتگو ای نیک سے بلے ‌ ‌ ‌ ہو کے وہ و زار گردن مین پڑے

خوش نصیب ہوتے ہین مردان خدا ‌ ‌ ‌ بند رکہتی ہین زبان اپنی سدا

کر کی خاموشی بہت سی اختیار ‌ ‌ ‌ کرتی ہین دلسی وہ یاد کردگار

خاموشی بس ہی مقال اہل حال ‌ ‌ ‌ گر ہلا وین لب تو ہو جاتی ہین لال

بیٹھہ جا خاموش ہو کر ای جوان ‌ ‌ ‌ تا خموشی ہو تری نطق و بیان

یون رہیگا کب تلک ای بیفروغ
تو گرفتار دروغ اندر دروغ

ہوش مین آ اب بے تو بہر خدا
آپ کو گفتار باطل سے بچا

بیٹہہ کر خاموش مجہہ پاس ای جوان
کان دہر اسی سن ذرا یہہ داستان

تا کہ ہو معلوم تجہکو زینہار
فائدہ او نقص خاموشی کا یار

حکایت تمثیل

تہا کہین اک پادشاہ عالیجناب
اک بیٹا اوسکی تہا نایب مناب

شاہ چاہی تہا کہ ہو یہہ ذوفنون
تا ولیعہد اوسکو مین اپنا کرون

ایک معلم باہنر بتعلیم کو
کر دیا شہ نے مقرر نیک خو

تا کہ اوس سی سیکہے بیٹا ضرور
ہر طرحکی علم و فن ای باشعور

چند عرصہ مین غرض اوسکا پسر
عالم و فاضل ہوا باکر و فر

حل معلومات مجہولات کے
بحث منقولات معقولات کے

عقل کامل جو کری کسب کمال
ذوفنون دہر ہو وہی لا محال

چند برسون مین غرض ای نیکنام
ہوگئی تحصیل اوسکی اختتام

دیکہہ کر فضل و کمال اوسکا تمام
کرتا تہا سو آفرین ہر خاص و عام

لیک وہ شہزادہ والا حسب
رکہتا تہا بر گفتگو سے بند لب

وصف خاموشی کا تہا اوسی بڑا
اوسکی خاموش رہتا تہا سدا

علم سی دل پر تہا لب خاموش تہا
مثل دریا زیر لب و جوش تہا

بادشہ نی جو کمال اوسکا سنا
پاس اپنی جہٹ لیا اوسکو بلا

بادشہ نی جو کہا ان کا قصا
سامنی اپنی بٹہا کر باخوشی
وہ پسر خاموش تہا اندر خواب
بادشہ اس بات سی حیران ہوا
کہ بیان باعث ہی کیا اس کا اہم
عرض کی وزیر نی کہ حسد لشکر تہا
ہوگیا خاموش جب سی یہہ پسر
شہ نی پہرا وسی پرسیدن کر دیا تک
کہدیا سبکو یہہ جب بولی کلام
القصہ ایکدن گیا شاہ جہان
تہہ پسر ہمراہ گہوڑی پر سوار
صیدگہہ مین ایک تہا تہا نہان
ناگہان بولا وہ تیرا ایکسو [illegible]
شاہزادہ دیکہہ کر دیدار جب
بوسہ اسکا جا لیا تہا خوش
ایسی کیا تو نہیں کر [illegible] بولتا
تہہ اسی دم بولتا یہہ بات [illegible]

باس اپنی جہٹ لیا اسکو بلا
گفتگو کرنے لگا ہر طرح سکی
سمجھتا تہا سب کچھ صورت نہ ہوا
اور معلم کو بلا کر یون کہا
یہہ شاہزادہ خاموش کیون [illegible]
[illegible]
کچھ نہین جب [illegible] کہتا ہے خبر
چند دن [illegible]
باس [illegible]
مشت مین [illegible]
روبرو جنگل مین تہا [illegible]
تو وہ [illegible]
شاہ نی جہٹ کر لیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہنا خواب [illegible]
[illegible]

جا کی جا سو کنے دی شہ کو خبر
ہو مبارک آئیکا بولا پسر

شاہ بی خوش ہو کر اکرام تمام
سامنے اوسکو بلایا لا کلام

یوں کہا شہ بی نہیں ہے میری جان
جو کہا تھا تو بی کر تجھ سی بیان

نوش سیاں اوس آتش سی دو پسر
رہ گیا خاموش لب کو بند کر

شاہ بی [illegible] تا کہیہ ہے
شاہزادہ پر سہ [illegible] بولا اچھے

غصہ سی بولا وہ شاہ [illegible]
ار [illegible] پائے [illegible]

اوس پسر کے [illegible] سی کہا
کیا یہ تم باتیں [illegible] ہو سدا

ایک [illegible]
قطع سر اوسکا ہوا اور [illegible] بیان

ایک سخن [illegible]
ای سخن [illegible] روز جزا

ایک سخن کہتے [illegible]
[illegible] سو کہا [illegible]

جب [illegible]
دیکھتی کیا حال [illegible]

[illegible] خاموش [illegible]
ہو [illegible] خاموشی [illegible]

خاموشی [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

ساقیا [illegible] خیال
[illegible] کمال

[illegible]
[illegible] کیا

یہین مذمت اور برائی اون لوگون کی ہے کہ شباہت رکھتے ہین ظاہر مین ساتھہ فقرا کے اور باطن پردہ اشقیا سے ہین

ایسا ہی دنیا یہہ تیرا اشتمال ہے　　جبہ پشمین ردا زرتال ہے
یہہ مقام فقر خورشید اقتباس　　ہووی کب حاصل کسیکو دلربا
اس ردا جبہ پر تیری لے خے　　تجکو یاد آئے تو بیت مثنوی
ظاہرشت چون گور کافر پر حلل　　واندرون قہر خدا عز و جل
از برون طعنہ زنی بر بایزید　　واز درونت ننگ میدارد یزید
ہی ترا ظاہر خیانت سی بہرا　　جسطرح ہو گور کافر پر بلا
اور تیرا اندرونہ اے پسر　　ہے بہرا قہر خدا سے سر بسر
رکھتا ہی ظاہر سی تو طعنہ سدا　　بایزید پاک پر ای بیحیا
او باطن سے تیری جان ای پلید　　سوچیا او ننگ رکھتا ہی یزید
سن ریا کو آپ سے کر کے بعید　　پاک لوگون کا طریقہ ای پلید

حکایت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے

ایک کوچہ تنگ مین سی بایزید　　جاتے تہے اتنے مین ایک کتا پلید
ناگہان اونکی برابر آگیا　　آپنے دامن لیا اوس سے بچا
جان جک کتی نے کہولے اپنے لب　　عرض کی اوسنی کہ ای مقبول رب
اپنی دامن بچایا کسلئے　　مجہسے اب اسکا سبب سن لیجئے

خشناک ہوں کرین تو کیا کیر مجکو پاک

او جو دلکی ابی اندر غور کر

سات دریا کوں سبی جو پاسے ہو وے اگر

یہہ لگی کبی سے نہیں نا پلید

اگرین ایسا ہیں ہم ہم دو سبی

عزتیں کے تیئں نے ابی سلطان دہر

ہیں ہوں مردود او تو مقبول ہے

دیکتا ہی مجکو جو کوئی لب بہ

او تجھے جو دیکتا ہیں خاص عام

او یہہ ظاہر ہے کہ ہیں رکہتا نہیں

او تجہہ پاس ایک منکا ہی پہرا

مجہہ میں تجہہ میں دوستی کس طرح ہو

دوستی کر سکے یہہ دو پاک دین

آکے کیونکے ہوں گا پہر ہیں نا پاک

پاک لوگوں کا تو دیکہ یہہ حال ہے

میری نا پاکی کو ہی عالم میں نہیں

او حقیقت میں ہی یہہ حال ہے

او جو یا پیدا کیا ہے [illegible] حق

دو جہان تجہہ میں ہے ابی ہا پیر

پاک کب ہوو ہیں تو ابی پہر دور

تیرا ظاہر جیسا باطن ہے پلید

خوب گذری گی ہم میری تیری

دوستی کے میں تیری قابل نہیں

تیری میری اب کہو کیونکر بنے

دو ہوں مار کے سے بہتر ہے خطر

کر لے تیر [illegible] تجہہ اور سلام

تجہہ تو نیز دو نیستا انکلیگا کہیں

او گندہ کم کا ابی عزو جل خدا

ہیں پلید او تیہی پاک ابی [illegible]

دوامی پاک کی کیسے ہی قابل ہیں

قابل [illegible] حضرت علم [illegible]

اور یوں تیرا جیسے [illegible] ابی قال

عالم [illegible] ابی اذہر یا کہہ ہیں

جیسے [illegible] ابی چاہی [illegible]

دست بر تسبیح و دل گاو خر | ایچنین تسبیح کے وارد اثر

ہاتھ مین تسبیح و دل مین گاو خر | ایسی کب تسبیح رکھتی ہے اثر

ہاتھ سی اس سبحہ کو تو دور کر | ذکر دلبر سے تو دل معمور کر

پہونکدی اس جبہ ناپاک کو | اور عصا و شانہ و مسواک کو

ظاہر اور باطن ترا گر ایک ہو | پاوی بیشک جب تو حق اللہ کو

مختلف ہو ظاہر اور باطن اگر | تیرا ہو جاوی جہنم مین مقر

توبے ای ادداب حق کے لئے | بیخودی مین آ خودی کو چھوڑ کر

ہی خودی مین جبتلک بیخودی تو | ہو تو بیخود پہر تو خود ہی ہو بہو

خودہی تو کسکے کو ہی ہی جستجو | تو حجاب اپنا ہوا ہے آپ تو

آپکو اپنے مین اول دیکھہ لے | غیر کو ترک کر دل اوس یار سے

معرفت پیداست از عرفان خویشتن | گر شناسی خویش را گشتی ز خویشتن

ساقیا دہ بیخودی کا جام دی | جس سے مین اپنی مین آؤن ایسیر

اپکو کہو محو ہون در حسن یار | محو اندر محو ہون مین زینہار

نام عین و رسم و آثار اپنا سب | ہو فنا اندر فنا ایک لخت اب

اسمین بیان ہی کہ خدا تعالی کو صرف خدائی کیواسطے
پوجے نہ طمع جنت کے لئے اور نہ خوف دوزخ سے

لیا ہے دنیا جان ای نیکو سرشت | یہہ عبادت ہے تیری بہر بہشت

ہی یہی نزدیک اہل دل مقر ۔ دین گہٹتا نا جان تو ای بہرور
یعنی مزدوری عبادت پر یہان ۔ مانگنا ہی حق تعالی سی وہان
جا جاریت ما عبدنک ای پسر ۔ تو کلام مرتضے سے یاد کر
بیت فرماتے ہین یون شاہ علی ۔ عاشق حق نایب حضرت بنے
ای خدائے خالق ہر دو جہان ۔ ہی توہی مطلوب مجکو ہر زمان
پوجتا ہون اب نہ تجکو اسلئے ۔ طمع جنت یا کہ خوف نار سے
پوجتا ہون تجکو تیرے واسطے ۔ ہر طرح تیرے رضا مطلوب ہے
جب نپایا مین کہین تیری سوا ۔ پوجنے کے لایق ای میری خدا
بس مین پوجا تجکو یکتا جان کر ۔ غیر کے الفت کو کی دل سی بدر
لیتے ہے طاعت پر اجرت یہہ گروہ ۔ رکہتی ہی اجرت کی طاعت پر نکوہ
آرزو اجرت کی عملون پر اگر ۔ رکہتا ہی تو یہی یہہ گمراہی تر
واسطی حق کے ہے کیا ای بے عقل ۔ طمع اجرت کی لئی ہی یہہ عمل
یاد آئی ایک مثال اسپر مجھے ۔ ہوش کر کے سن تو اسکو غور سے

حکایت محمود بادشاہ غزنوی اور ایاز غلام کی

کہتے ہین ایک شخص نے محمود کو ۔ یہہ دیا طعنہ کہ ای شاہ نکو
ہے ایاز نہ کچھ صاحب جمال ۔ جسپہ تو عاشق ہی یون اب بکمال
سنتے ہی اسبات کے محمود شاہ ۔ اوس سے یون کہنے لگا ای نیکزاد

ایک دن توری تنگ سے بہ موات جن جدا
اتفاق سے ایک دن کہ جاتا تہا وہ شاہ
ساتھ تہا اوسکے بہت چہوٹے بڑے بہرے
ناگہاں اتنا کہا کے ٹہو کر ایک شتر
گر پڑے سے اوسی اونٹ کی ای تنگ سے
ہوگئے ایک لخت ہو تان اوسکے بند
دیکہکر اس حال کو محمود شاہ
سنتی ہے یہ حکم جو تہا اوسنے
چہوڑنے کو سب کے سب پیادہ سوار
اوسکے ہمراہ نہ کوئی شاہ کے
دیکہکر سلطان بولا ایسے آیاز
عرض کی اوسنے کہ ای سلطان دین
تیری خدمت مین چلا آیا ہون مین
دور ہوکر اب تیری خدمت سی کہین
قربت سلطان ہو حاصل سے جسے
ہے طریقت کے خلاف اب یہ کہ یار
اوس سے زیادہ کون ہے بس بی ادب

اور جو تہا ہی اوس کی تنگ مین سب کا
ایک کوچہ تنگ کہ با عز و جاہ
جتنا ایک صندوق اوپر پر دو بہرے
اوسی گلی مین گر پڑا ای بہر در
ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے صندوق کے
لعل و یاقوت و زمرد سیم و زر
لوٹنی کا حکم دیکر چلدیا
ایک بیک سب لوٹنی پر جاگرے
لوٹنی پر پڑ گئے جسے اختیار
رہگیا پر ایک آیاز ای ملک جی
تو نہی لوٹتا ہے کچھ مجہ سے راز
بیٹے کچھ اس لوٹ سے لوٹتا نہین
جسکے سب نعمت اوسی لاتا ہون مین
کچھ نہین حاصل کیا نعمت سی مین
چہوڑ اوسکو پہر وہ کیون نعمت کولی
غیر حق کو حق سے مانگی زینہار
جو سوا حق کے کری حق سے طلب

نفس بد ہی وہ جو ہے کبھی نظر | دوست سی جو دوست کے احسان پر
تو جو کرتا ہے عبادت بے شمار | واسطے حق کے کب ہی انکار
نفس کے خواہش سے کرتا ہی ضرور | یعنی یہہ جنت و حور و قصور
خواہشات نفس ہین یہہ سب کے سب | زہد کے پردہ مین کرتا ہے طلب
کہتا ہی یہ جو ہین ہون مین اللہ کو | خواہشات نفسکو پوجی ہے تو
اجر تا بر جاہی طاعت پر اگر | ہے وہ طاعت گر سمجھہ اے بیخبر
اجر کب تک تو ہے امیدوار | بہتر اس سے اجر کیا چاہیگا یار
اوسنی فضل و لطف سی تجکو فنا | اپنے خدمت کے لئے پیدا کیا
باوجود آلودگی کے قد تیرا | اپنی قدرت سی فزین کر دیا
اور اس قدر پہ تیرا ہی نیک سی | خلعت عرفان کیا آراستہ
ساقیا ادہی وہ جام بیقرار | جس سے ہوون مین محو اندر رو بار
ہوون مین یون دنیا و دین سی بیخبر | نے امید خلد نے خوف سقر
جلد اپنی مظہر لطف و جمال | دوزخ بنکو ہے ظہورات جلال

اسمین بیان ہی شوق چہوڑنے کا ماسوا کے اور شایق ہونا
طرف شراب طہور کے مراد اوس سی محبت الہی ہے

عمر ضایع اور قضا میری ہوئے | ای ندیم اب پہر حق او تمد تو سہی
تا کہ پہچانون مین اپنی وقت کو | رایگان گذرا ہی جو ای نیک خو

کر عطا بہر خدا ایک بہر کے جام
اوس شراب پاک سی ای نیکنام

ہے خوشی کے در کے وہ بیشک کلید
اوس سے مت رکہہ بہر حق مجکو بعید

اور رہا کر ساقیا اروا حکو
قید سی رنج و الم کے جلد تو

او چہوڑا جلدی خدا کے واسطی
تن بدنکو رنج و غم کے قید سے

بس شراب آباد ویران مین مرا
خانقاہ و مدرسہ سے دل دتہا

نے تو مجکو نفعہ خلوت سنی ملا
او نکچہہ اب بیر سے حاصل ہوا

دیر و کعبہ مین پہرو سرمارتا
نے ملا مقصود دل کا کچہہ پتا

اب بہت حیں ہون مین ساقیا
ہو میری مشکل کا تو مشکل کشا

بس شراب بیخودی مجکو پلا
قید سی تا یہان کے دل چہوٹے مرا

وہ جو عالم ہے اس عالم سوا
ہے وہی درکار مجکو ساقیا

ایک عالم چاہون اس عالم سی اجد
ہو نرالا اس سے اوس عالم کا طور

تا کہ ہون مقصود دلسی بہرہ ور
خاک و الوان ہستی موہوم پر

آہ و نالہ شور و غل الیسا کرون
خلق مین ایک حشر سا تیر پا کرون

وہ شراب ایسا قیا مجہکو تو دی
استخوان کہنہ کو جو زندہ کری

ذالمبق موسی سی ایک شعلہ ہی یار
اوس شراب پاک کا نور آشکار

طور ہی اوس نور کا سینہ میرا
خم ہی اوسکا قلب اپنا ای فتا

بس پلا لا کر کے وہ مجکو شراب
حیں ہے بہت آوی مجہہ عہد شباب

پھر وہ ایسی چونکی اوس سے ذرا
دو جہان کی قید سے وہ ہو رہا

اوٹھہ کہین پھر خدا ہو جلوہ گر
صبح ہوتی آگئی اب مت دیر کر

ماہ بھی اور سب ستارہ چھپ گئے
اور صدائے مرغ بھی کرنی لگی

مطربا کچھہ کہہ کہ یہہ میری لقا
رایگان گذری ہی در رنج و بلا

عیش سے ہی عیش میرا مطربا
بے غنا کے کچھہ نغما مجھکو سنا

کر بیان کچھہ یار کی باتون سے ہی
دل میرا اوس بن ہی غم مین مبتلا

دور کر مجھسے اب ایام فراق
ہوگئی طاقت میری دو بیسی طاق

یا دف و نی سے تو اوٹھکر مطربا
مجھکو اشعار عرب سی کچھہ سنا

تاکہ ہون ہم پرپہہ سب ای نیک نام
عیش و عشرت حظ و کیفیت تمام

آہ کب تک مین کرون آہ و فغان
ایک ہی سننا ہے نہین وہ جان جان

آہ واویلا دریغا حسرتا
حسرتا صد حسرتا صد حسرتا

پھر سنا مجکو وہ نظم مستطاب
جو کہی تہی مین در ایام شباب

عمر سب گذری میری در قیل قال
اپنی غفلت سی ہوا ہین پایمال

مطربا اب پھر حق اوٹھہ تو سہی
کچھہ بھی اب طاقت نہین مجکو رہی

پھر کوئی شعر حکیم مجھکو سنا
تاکہ دل قید الم سی ہو رہا

اور کہہ کوئی نو بیت مثنوی
از حکیم مولوی مثنوی

بشنو از نی چون حکایت میکند
وز جدائیہا شکایت میکند

مشغول ذکر شہ ہو صاحب النفس
ای مست تن تو صاحب نفس کے
ہو غائب او تہہ کہین ای بہرہ ور
وہ کوئی نغمہ سنا ای نیک خو
دل میرا غافل ہے اپنے حال سے
بند آہن مین پڑا ہے لس او پز
او کہتا ہے کہ ہو اس سے سوا
سر بسر گمراہ ہو وا ای نیک خو
ای مسی غفلت سے بیہوش اسقدر
الحمد ست گذری ہی اسکی تیقین
قہقہا مار رہی ہین کافر برملا
اب لی ی ہے او توبہ خدا
غیر ولیکو تو دوستی دور کر
ماسوا دلبر کے دل مین جو ہی تجہے
لیتے بیہ حرص و ہوا و حب غیر
ہو سکی جتنا انہین دل سے نکال
دل مین جبتک تیری حب غیر ہے

گر جاوی نالہ شنیا ہے گس
کیونکہ جاوے کہ گئے نالہ سنے
سب زبانونسے نہین آ گا ہ کر
خواب و غفلت سی تاکہ دل بیدار ہو
ہی سدا مشغول قیل و قال سے
جو ل سے بولے ہے قابل ہے مگر
لیتے ہین برملی حرص و ہوا
اپنی گمراہی سے بہولا مدعا سکو
آپ کی جی کچہ نہین رکہتا خبر
ہی بیہ بتخانہ مین یون گوشہ نشین
دین اور اسلام پر اسکی سدا
خواب غفلت سی ذرا تو چونک جا
جلوہ دلبر سے دل معمور کر
ہی وہی معبود تیرا جان سے
سب یہ بتخانے تیری ہین اور دیر
اپنی دلبر سے تو پہر ہو ہم مقابل
ل نہین سکتا تو اپنی یار سے

غیر سے ہی بیر اوسکو ای جوان ‏ غیر ہو جس گھر مین وہ اوسکا کہان

غیر سے تو گھر کو خالی جلد کر ‏ نور دلبر تا ہوا وسمین جلوہ گر

ہو کی تو خاموش قیل و قال سے ‏ ہو خبردار اب تو اپنی حال سے

الغرض امداد تو اپنی کتاب ‏ ختم کر واللہ اعلم بالصواب

سال ہجری تہی ہوی جب ختم یار ‏ یکہزار و دوصد و شصت وچہار ۱۲۶۴

جب ہوی یہہ مثنوی یارو تمام ‏ رکہدیا اسکا غذای روح نام

خاتمہ الکتاب

بعد اسکی سن لو اب یہ داستان ‏ کر دیا ہی یہہ جو کچھہ مینی بیان

شاعری سی مجکو کچھہ بہرا نہین ‏ علم نظم و نثر ہی رکہتا نہین

چاہیئے مقصود دل اوس یار سے ‏ ہی نہ مطلب خوبی اشعار سی

شاعری سی کچھہ نہین ہی مجکو کام ‏ چاہتا ہون یہہ کہ ہو جا فیض عام

سنکے یہہ زیادہ ہو عشق عاشقان ‏ اور ہو جا دور فسق فاسقان

شاعرو نسی کچھہ نہین ہی التجا ‏ عرض ہی اہل صفا سی پر ذرا

جو کہ دیکہین اسمین کچھہ سہو و خطا ‏ دین بنا اپنی کرم سی برملا

کر کے اپنی لطف و احسان پر نظر ‏ اسمین دین اصلاح بی خوف و خطر

تمام شد

الحمد للہ کہ نسخہ ہذا در مطبع خورشید جہانتاب محمد زکریا باہتمام شیخ رحم علی بتاریخ ۱۱ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۲

تقریظ منظوم طبعزاد محمد خان صاحب غریب تخلص بہارپوری

حمد خالق کی ہی غذای روح
قوت جان کیون نہ پاہی روح

عد کسطرح کر سکے کوئی
جب کہین مصطفا ہی لا احصی

مجھسی ہو مصطفا کی کیا تعریف
اونکی کرتا ہی خود خدا تعریف

جسکا مداح کبریا ہووے
وصف اوسکا بشر سی کیا ہووے

نام امداد لب پہ آتا ہے
لب ہی لب اپنا چپکا جاتا ہے

واہ وا کیا یہہ نام شیرین ہی
لب بان منہ تمام شیرین ہی

اہل دل کا وظیفہ ہی یہہ نام
حق تو یہہ ہی لطیفہ ہی یہہ نام

جسنے یہہ نام ایک بار لیا
بیشک میدان صاف مار لیا

جسکہ امداد ہی سے ملے اللہ
کیون نہو نام آپ کا دلخواہ

جس بشر کا یہہ اسم سامی ہو
کیون نہ نام آور و نامی ہو

گوہر درج معرفت ہین آپ
اختر برج معرفت ہین آپ

پیشوا آپ ہین طریقت کے
مقتدا آپ ہین حقیقت کے

شاہ عالم فقیر یزدان ہین
واہ کیسہ رجہ آپ ذیشان ہین

رات اذکار مین گذارتی ہین
ہر سحر جان و دل کو وارتی ہین

شبلی وقت ہین جنید زمان
دلبر خلق و عاشق رحمان

سر و باغ کرامت و اعجاز
ہین کرامات اونکی اعجاز

ایسا رتبہ خدا ہی بخشتا ہے
سر فلک پاؤن پر جہکاتا ہے

صوفی صاف دل صفا طینت
حامی دین و ماحی بدعت

تابع حکم شرع و دین رسول
کیون نہون رہتی ہین قرین رسول

دل کو بہائی نہ جبتک زینت ہند
گری نظر وان سی زیب و زینت ہند

کر گئی آپ ہند سے ہجرت
دیکہی فیض الفت حضرت

جسکو پیاری نبی سے عشق ہوا
وہ مدینہ مین ایکدن پہونچا

یاالٰہی ہمین بہی پہونچا دی
زندگی مین مدینا دکہلا دی

دل مین وہ شوق وصل پیدا ہو
اوڑ کی جاؤن ابہی مدینہ کو

وہان بہی لوٹون نہ صورت امداد
مر کی بہی مین رہون وہین دلشاد

جی مین رکہہ ذکر شوق شاہ عرب
ای غریب اور لکہنا ہی مطلب

وصف امداد لکہہ خدا کی لئی
جی مین رکہہ شوق مصطفا کی لئی

مولوی حاجی حافظ قرآن
اونکی رتبی بیان ہون مجہسی کہان

ہین عرب مین پڑہنی تک ہر دم
فیض پاتا ہی اونسی اک عالم

ہی در کان معرفت وہ بشر
قوت جان معرفت وہ بشر

طالب حق کو یہہ بشارت ہو
دل ہی حاضر ہوا اونکی بیعت کو

آیا قطرہ تو بنگیا دریا
رشک خورشید ہوگیا ذرا

ہور غیرت وہ سلیمان ہو
جو بشر ای یہان وہ انسان ہو

حاضری سی جو ہو کوئی معذور
یہ کتابین انیس خلوت ہین
نقد جانسی خریدنا اُنکا
آپکی کین کتابین وہ تصنیف
اُونمین سے اک کتاب فیض بہار
مہتمم اوسکی ہین جو رحم علی
کی جو کچھ فکر مین نے سر کو جھکا
ہی وہ مقبول جان غذای روح

دیکھی اونکی کتابون ہی کو ہر
خضر شاہراہ وحدت ہو
میری نزدیک مفت کا سودا
ہین جو مطبوع طبع خرد و شریف
چھپکی اس مطبع مین ہوئی تیار
جیسی تاریخ ختم کی چاہی
آہی گنتی مین حرف بنقطہ لا
ہی قبول جہان غذای روح

ایضاً منہ سلمہ

جب ہوی تیار چھپکر ای غریب
بولا ہاتف لکھ سر امداد سی

مینی اسکی ختم کا چاہا حساب
چاہیی کیا علم تصوف مین کتاب

قطعہ تاریخ طبعزاد شیخ حبیب حسن رامپوری مہتمم پریس روشن

فکر مین تاریخ ہاتباہین صیت
بولا ہاتف جی لگاکر اسطرح

ختم بالفضل
خوب ہی علم تصوف مین کتاب

تمام شد